پاجا راز زندگی

تاکہ ہو جائے آسان زندگی

پارٹ 1

از محمد جاوید یوسف

یہ کتاب آپ کو محض زندگی گزارنے سے زندگی جینے، اور محض جاننے سے جاننے اور ماننے اور عمل کی طرف لے جائے گی

اس کتاب کو آگے بڑھائیں۔ شاید کسی کے دل میں اتر جائے یہ بات

https://www.facebook.com/muhammadjaweddeewan

موضوعات

پیش لفظ

پاجارازندگی کی صورت میں عام انداز سے ہٹ کر ایک بالکل مختلف نوعیت کی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ان مکالمات کا مجموعہ ہے جو میرے اور میرے اندر کے وجود کے درمیان جاری رہتے ہیں؛ وہ وجود جسے میں نے "ہمزاد" کا نام دیا ہے۔ آپ ان کو خود کلامی بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہمزاد سے میرا مکالمہ کبھی ارادی اور کبھی غیر ارادی طور پر شروع ہو جاتا ہے۔ کبھی میں ان کو قلمبند کر پاتا ہوں اور کبھی یہ بلبلوں کی طرح ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہے۔ لیکن جو کچھ قلمبند ہو گیا ہے وہ بھی بہت مفید ہے۔ یہ خود کلامی کسی ایک رنگ میں محدود نہیں؛ یہ کہیں دعا ہے، کہیں سوال ہے، کہیں آئینہ ہے، اور کہیں تازیانہ لیکن سب سے بڑھ کر یہ ایک دعوت ہے کہ کچھ لمحے ٹھہر کر خود سے ملاقات کیجیے؛ اپنی زندگی کے مقصد، اپنے رویوں، فیصلوں اور زندگی کے رخ کا بغور جائزہ لیجیے۔

مجھے امید ہے کہ یہ مکالمے آپ کو نہ صرف پسند آئیں گے بلکہ یہ آپ کی زندگی پر ایک خوش گوار اثر ڈالیں گے۔ یہ مکالمات آپ کے اندر مثبت تبدیلی، اعلی کردار اور مقصد زندگی کی جستجو کو بیدار کریں گے۔ یہ مکالمے آپ کو محض زندگی گزارنے سے زندگی جینے، اور محض جاننے سے جاننے اور ماننے اور عمل کی طرف لے جائیں گے۔ یہ آپ کے شعور کو بیدار کریں گے اور آپ کو ایک بامقصد، پرسکون اور اللہ سے راضی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں گے۔ یہ مکالمات بتائیں گے کہ عزت دوسروں کے طرز عمل سے نہیں، اپنی مستقل مزاجی، اخلاص اور خیر کی راہ اپنانے سے حاصل ہوتی ہے۔ آپ کو پتہ چلے گا کہ نیکی صرف آپ کی باتوں سے نہیں بلکہ آپ کے مزاج میں ظاہر ہونی چاہیے۔ ان مکالمات کا مطالعہ آپ کو بتائے گا کہ دین صرف عبادت کا نام نہیں بلکہ انسانیت، عدل، سچائی اور رحم کا بھی نام ہے۔ یہ مکالمات بتائیں گے کہ کس طرح نیکی محبت اور برکتیں لاتی ہے جب کہ بدی نفرت اور نحوست کا سبب بنتی ہے۔ یہ آپ کو تکبر سے بچنے، سخاوت اپنانے، اور ایک سایہ دار درخت بن کر دوسروں کے لیے نافع ہونے کی ترغیب دیں گے۔ یہ مجموعہ آپ کو سطحی باتوں سے ہٹا کر، دین کے محض چرچے کے بجائے اس کو اپنی زندگی کا چلن بنانے کی دعوت دے گا۔ آپ انہیں پڑھیں، ان پر غور کریں، اور اپنی زندگی کا حصہ بنائیں؛ رفتہ رفتہ لیکن مستقل مزاجی کے ساتھ۔ اس سلسلے میں ایک تجویز یہ ہے کہ ان کو انفرادی طور پر پڑھیں اور اجتماعی طور پر بھی۔ اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ مل بیٹھ کر پڑھیں، ان پر تبادلہ خیال کریں اس سے فکر و عمل کے نئے زاویے سامنے آئیں گے جس سے آپ کو اپنی زندگی بہتر، مثبت، بامقصد اور باوقار بنانے میں مدد ملے گی۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان سے سبق سیکھنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد جاوید یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمزاد سن،

تیرا ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا تیری بندگی کا اقرار ہے۔

تیرا ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا تیرا تعلق تیرے رب سے قائم کرتا ہے۔

تیرا ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا تیرا اپنے رب کے سامنے اپنے عاجز ہونے کا اقرار ہے۔

تیرا ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا تجھے گناہوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔

تیرا ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا تیرے کام میں برکت کا ذریعہ بنتا ہے۔

سو پڑھ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیت

ہمزاد سن، تیرے عمل سے پہلے تیری نیت ہے۔ عمل کتنا ہی شاندار ہو کھوٹی نیت اس کو ردی اور بے کار بنا دیتی ہے۔ عمل میں اخلاص پیدا کر اور بھرپور عمل کر تیری نیکی تیری فلاح کا ذریعہ بنے گی۔ تیری نیکی سے تجھے راحت ملے گی جو دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر ہے۔

اگر تو دکھاوے کے لیے عمل کرتا ہے تو تو بہروپیا ہے، تو لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے لیکن در حقیقت تو خود کو دھوکہ دے رہا ہے۔

یاد رکھ، تیرے دکھاوے کو سب جانتے ہیں بس کوئی تجھے بتاتا نہیں ہے۔

توبہ

ہمزاد سن، بارش کی توقع پر تو ہاتھ میں چھتری پکڑ لیتا ہے حالانکہ بارش ٹل بھی جاتی ہے۔ جب کہ تیری موت یقینی ہے اور تو بے فکر ہے۔

تیری موت اٹل ہے؛ قریب ہے۔ تیری موت تیرے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔

تیری موت تیری پلک جھپکنے کی مدت سے بھی قریب ہے۔ تیری موت تیری دو سانسوں میں جتنا وقت ہے اس سے بھی قریب ہے۔

لیکن تو اپنے گناہوں سے توبہ کو ٹالتا ہی رہتا ہے۔

توبہ کر لے، گناہ چھوڑ دے اور اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے۔ توبہ کر لے اور جن سے زیادتی کی ہے ان سے بھی معافی مانگ لے۔

توبہ کر لے اور جن کے حقوق دینے ہیں ان کے حقوق ان کو لوٹا دے اور معافی مانگ لے۔

تیرا رب تیری توبہ کا منتظر ہے۔ تیرا رب تیری توبہ پر خوش ہوتا ہے۔

لاالہ الااللہ

ہمزاد سن، لاالہ الااللہ (نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ) اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔

یہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے آزادی کا پروانہ ہے۔ تو لاالہ الااللہ کو اپنا ورد بنا لے یہاں تک کہ

لا الہ الا اللہ تیری زبان پر جاری ہو جائے۔

لا الہ الا اللہ تیری زبان سے تیرے دل میں اتر جائے۔

لا الہ الا اللہ تیری روح میں سما جائے۔

لا الہ الا اللہ تیرے خیالات میں رچ بس جائے۔

لا الہ الا اللہ تیرے اعمال کا رہنما بن جائے اور تجھے اللہ ہی کی مرضی پیاری لگنے لگے۔

لا الہ الا اللہ تیرے لیے گناہوں سے روک بن جائے اور تجھے اللہ کی نافرمانی بری لگنے لگے۔

قلندروں کی اذاں لاالہ الااللہ

سرودِ زندہ دلاں لاالہ الااللہ

سکونِ قلبِ تپاں لاالہ الااللہ

دوائے دردِ نہاں لاالہ الااللہ

مقصد

ہمزاد سن، اس کائنات کی ہر چیز ایک مقصد لیے ہوئے ہے لیکن اس کا مقصد اس کے خالق نے طے کر دیا ہے اور وہ اس متعین مقصد سے سر مو انحراف نہیں کر سکتے لیکن تیرا اشرف اور مرتبہ یہ ہے کہ خالق نے تجھے اختیار دیا ہے کہ تو خود اپنا مقصد طے کر لے۔ رب کی مان کر اس کی رضا کو اپنا مقصد بنا لے یا اس کی نہ مان کر اپنا شرف و مرتبہ کھو دے فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے۔

اندیشے

ہمزاد سن، تو کل کے اندیشے میں پڑا ہوا ہے، تو غور تو کر:

کل جو کچھ ہو وہ بہت اچھا ہو اور تو نہ ہو تو تجھے کیا فرق پڑے گا؟ کیا خیال ہے؟

کل جو کچھ ہو وہ بدترین ہو اور تو نہ ہو تو تجھے کیا فرق پڑے گا؟ کیا خیال ہے؟

کل کچھ نہ ہو اور تو ہو تو پھر کیا فکر کرنا! کیا خیال ہے؟

کل جو کچھ ہو وہ بہت اچھا ہو اور تو ہو تو تجھے کیا فرق پڑے گا؟ کیا خیال ہے؟

کل جو کچھ ہو وہ بدترین ہو اور تو ہو تو تو کیا کر لے گا؟ کیا خیال ہے؟

تو اپنا معاملہ دیکھ اس پر محنت کر اس پر اپنا آپ لگا۔ نتیجہ تیری ذمہ داری نہیں ہے۔

ہر سنگ وحشت ہے صدف گوہر شکست
نقصاں نہیں جنوں سے جو سودا کرے کوئی

مقصد

ہمزاد، سن، موت سے تو بھی انکار نہیں کر سکتا یا ہاں! اگر تیری زندگی کا کوئی مقصد نہیں مگر آوارگی، تو پھر تیرا مرنا بھی بے مقصد ہو گا۔ قصہ ختم! لیکن؛ تیرے فانی جسم کے ہر حصے کا ایک مقصد ہے۔ تیری آنکھ کا ایک مقصد ہے، تیرے کان کا ایک مقصد ہے، تیرے ہاتھ کی ہر انگلی کا ایک مقصد ہے انگوٹھے کا کام شہادت کی انگلی نہیں کر سکتی پھر؛ تو جو ان سب با مقصد حصوں کا مجموعہ ہے کس طرح بے مقصد ہو سکتا ہے؟

خوش قسمتی، کامیابی

ہمزاد سن، خوش قسمتی سے کچھ پا لینے کو کامیابی نہیں کہتے۔ جس کو خوش قسمتی سے کچھ مل جاتا ہے وہ بھی خود کو خوش قسمت کہتا ہے کامیاب نہیں۔ کامیابی؛ جہد مسلسل، مشکلات کا سامنا کرنے، ہمت سے کام لینے کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ کامیابی کا لطف کچھ اور ہی ہوتا ہے اس کی قدر بھی کچھ اور ہوتی ہے۔

ہر جہد مسلسل سے میری اک شکل نمایاں ہوتی ہے
جو غم کا مداوا ہوتی ہے جو درد کا درماں ہوتی ہے
کشتی ہے بھنور میں موج بلا ہے پھر بھی مجھے کچھ خوف نہیں ہے
ہر لحظہ مری گرمی عمل اک دشمن طوفاں ہوتی ہے

تیری انتہا نہیں

ہمزاد سن، تیرا اس دنیا میں آنا تیری ابتدا ہے لیکن تیری کوئی انتہاء نہیں۔ دنیا تیرا پڑاؤ ہے۔ تیری موت تیری انتہاء نہیں یہ پڑاو سے کوچ کا نقارہ ہے۔ آگے چل۔ تیری قبر تیری انتہاء نہیں یہ اگلی منزل سے پہلے کا پڑاؤ ہے۔ آگے چل۔ تیرا قبر سے اٹھنا تیری انتہاء نہیں یہ اگلی منزل سے پہلے کا نقارہ ہے۔ آگے چل۔ حساب کتاب تیری انتہاء نہیں یہ تیری آخری منزل کی طرف رہگزر ہے تیری انتہاء نہیں۔ تیری آخری منزل تیری انتہاء نہیں اس لیے کہ تیری انتہاء ہی نہیں!

نیکی بدی

ہمزاد سن، نیکی کرنا؛ بھلائی کرنا یہ اپنی ذات ہی میں اچھے کام ہیں۔ بدی کرنا؛ برائی کرنا یہ اپنی ذات ہی میں برے کام ہیں۔ دلیل تیرا دل ہے۔ جب تو کوئی نیکی کرتا ہے تیرا دل خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی تیرے ساتھ نیکی کرتا ہے؛ بھلائی کرتا ہے تو تیرا دل خوش ہوتا ہے۔ نیکی کرنے والا تجھے اچھا لگنے لگتا ہے۔ تجھے اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ اس کی نیکی تیری اس محبت کی دلیل ہے۔

جب تو کوئی بدی کرتا ہے تو تجھے کھٹک ہوتی ہے۔ جب تیرے ساتھ کوئی برائی کرتا ہے تو تو اسے ناپسند کرنے لگتا ہے۔ تجھے اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اس کی برائی تیری اس نفرت کی دلیل ہے۔

نیکی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ بدی نفرت پیدا کرتی ہے۔

محبت برکتیں لاتی ہے، نفرت نحوستیں لاتی ہے۔

اب تو بتا، تجھے برکت چاہیے کہ نحوست؟ فیصلہ تیرے ہاتھ ہے۔ یاد رکھ:

بھلائی کر بھلا ہو گا برائی کر برا ہو گا
کوئی دیکھے نہ دیکھے پر خدا تو دیکھتا ہو گا

سکون وراحت

ہمزاد سن، خوشی، راحت، سکون، اطمینان یہ سب انسان کے اندر کے خزانے ہیں لیکن حیرت ہے کہ انسان ان کو باہر ڈھونڈتا پھرتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد:28)

ترجمہ: سن لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو طمانیت حاصل ہوتی ہے

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد:28)

ترجمہ: سن لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو طمانیت حاصل ہوتی ہے

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد:28)

ترجمہ: سن لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو طمانیت حاصل ہوتی ہے

تیرا ذکر ہو تیری فکر ہو، تیری یاد ہی صبح و شام ہو
میرے پاک رب میری زندگی تیری بندگی میں تمام ہو

تیری قیمت

ہمزاد سن، تیری قیمت، تیری وقعت کوئی اور طے نہیں کرتا ہے اور نہ کر سکتا ہے۔ یہ تیرا مقصد اور اس کے لیے کی گئی تیری کوشش ہے جو تجھے باوقعت بناتی ہے اس لیے ہمیشہ اعلیٰ ترین مقصد کے لیے اپنی زندگی وقف کر۔ اس دنیا میں بھی تیری قدر ہو گی اور آخرت میں بھی تو قدر والا ہو گا۔

برا کام

ہمزاد سن، برا کرنا، گناہ کرنا، بدی کرنا تیرے اپنے حق بھی برا ہے اس لیے کہ ایسا کرنے والا برا کہلاتا ہے، گناہ گار کہلاتا ہے، بدکار کہلاتا ہے لوگ بھی اس کو جانتے ہیں چاہے تیرے منہ پر نہ کہیں۔

تقدیر

ہمزاد سن، تقدیر ایک پوشیدہ علم ہے جس کو تو نہیں جانتا۔ جب تو نہیں جانتا تو اس کے برے ہونے کا فیصلہ کیسے کر لیتا ہے؟ تیری ایک کوشش ناکام ہو گئی تو یہ کیسے لازمی ہو گیا کہ تیری ہر کوشش ناکام ہی ہو گی؟ ناکامی کسی انجام کا نام نہیں، بلکہ ایک تجربہ ہے جو تجھے مزید بہتر بنانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ زندگی کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ ہر ناکامی کو ایک سبق سمجھ اور ہر مشکل کو ایک موقع جان۔ یاد رکھ، تیرے رب کی حکمت تیرے گمان سے کہیں زیادہ گہری ہے!

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ

وقت

ہمزاد سن، اس دنیا میں تیرا وجود وقت سے وابستہ ہے۔ اس لیے وقت کی اہمیت کو سمجھ۔ تیرا وقت ضائع کرنا خود اپنے آپ کو ضائع کرنا ہے۔ وقت مال سے زیادہ قیمتی ہے۔ مال دوبارہ کمایا جا سکتا ہے، لیکن کھویا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ پس ہر لمحے کو مقصد کے ساتھ گزار، کیونکہ یہ تیرا سرمایہ ہے، جو تجھے تیرے رب کے سامنے جواب دہ بناتا ہے۔ اس بات کو یاد رکھ:

وقت برباد کرنے والوں کو
وقت برباد کر کے چھوڑے گا

سایہ دار درخت

ہمزاد سن، تو سایہ دار درخت بن جو بلا تفریق ہر ایک کے لیے راحت کا سبب ہوتا ہے۔ تو کانٹے دار جھاڑی نہ بن جس سے اللہ کی مخلوق دور بھاگتی ہے۔ اپنا جائزہ لے لے؛ فیصلہ تیرا ہے۔ یاد رکھ:

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

موت

ہمزاد سن، کسی کی زندگی آسائشوں سے بھری ہوتی ہے، کسی کی زندگی میں بدحالی ہی بدحالی ہوتی ہے؛ دونوں ہی آخر کار موت کا شکار؛ اس کے بعد قبر ملے کہ نہ ملے۔ وہ بھی فنا وہ بھی فنا۔ باقی نام اللہ کا! ایسے انجام کے لیے نہ مال دولت چاہیے نہ عہدہ و منصب۔

کئی بار ہم نے یہ دیکھا کہ جن کا
معطر کفن تھا مشیّن بدن تھا
جو قبر کہن ان کی اکھڑی تو دیکھا
نہ عضو بدن تھا نہ تار کفن تھا

دعائے یونس

ہمزاد سن، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ کو اپنا ورد بنا لے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ اللہ کی پاکی کا بیان ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ تیری عاجزی کا اقرار ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ تیری خطاؤں کا اقرار ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ اللہ سے قربت کی راہ ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ تیری تمام پریشانیوں کا حل ہے۔ اس کو لازم پکڑ!

آزادی

ہمزاد سن، آزادی کیا ہے؟ اپنی مرضی قائم کرنا، اپنی مرضی پر چلنا لیکن ذرا یہ سمجھ لے کہ جب تو اپنے نفس کی مان کر چلتا ہے تو تو آزاد نہیں؛ تو قیدی ہے جو اپنی مرضی قائم نہیں کر سکتا۔

تعمیر

ہمزاد سن، آہن گر سیاہ کثیف دھوئیں میں مست رہتا ہے تب کچھ ڈھال پاتا ہے، کسان کھاد اور مٹی میں لت پت ہو کر لہلہاتا کھیت اگاتا ہے، ہیرے کا متلاشی کیچڑ میں اترتا ہے تب اپنا مطلب پاتا ہے۔ تعمیر گرد میں اٹے بغیر نہیں ہو سکتی۔

ہمزاد سن، آہن گر، کسان اور ہیرے کا متلاشی، سب اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ وہ سیاہ دھوئیں میں، مٹی اور کھاد میں اور کیچڑ میں اتر کر اپنے مقصد کو پاتے ہیں۔ یہی حقیقت ہے کہ تعمیر، کامیابی اور ترقی تب ممکن ہوتی ہے جب انسان مشکلات کے گرداب میں پڑ کر بھی اپنی راہ طے کرتا ہے۔

نہیں ہوتی ہے راہ عشق میں آسان منزل — سفر میں بھی تو صدیوں کی مسافت چاہیے ہے

تیرے لیے برا چاہنا

ہمزاد سن، کوئی تجھے برا سمجھے، کوئی تجھے برا کہے، کوئی تیرے لیے برا چاہے، تو ان سب سے کو ان کے حال پر چھوڑ دے۔ تو اللہ پر بھروسا کر، تو خوب محنت کر، تو بلند سے بلند مقام حاصل کر۔ تو بس یہ سبق یاد رکھ:

کھول یوں مٹھی کہ اک جگنو نہ نکلے ہاتھ سے
آنکھ کو ایسے جھپک لمحہ کوئی اوجھل نہ ہو
پہلی سیڑھی پر قدم رکھ، آخری سیڑھی پر آنکھ
منزلوں کی جستجو میں رائیگاں کوئی پل نہ ہو

اچھے کی تلاش

ہمزادسن، اچھے کو تلاش کرنا چھوڑ دے ملے کہ نہ ملے یہ تیرے اختیار میں نہیں ہے۔ تو خود اچھا بن جا یہ تیرے اختیار میں ہے۔ تو اپنے لیے اچھا بن، تو اپنے آس پاس والوں کے لیے اچھا بن، تو اللہ کی مخلوق کے لیے اچھا بن۔ پھول اکیلا ہو تو بھی خوشبو دیتا ہے۔

متکبر

ہمزادسن، متکبر آدمی کی مثال اس شخص کی سی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے اور پہاڑ کے دامن میں بسے لوگ اس کو بے حیثیت ذروں کی طرح نظر آتے ہیں لیکن وہ بیوقوف یہ بھول جاتا ہے کہ دامن میں بسے لوگوں کو بھی وہ بے حیثیت ذرہ نظر آتا ہے۔

اندھیرے لوٹ آتے ہیں تکبر کی سزا بن کر   سبھی کو آزماتے پھر رہے ہو کیوں خدا بن کر

مال

ہمزادسن، مال اچھی چیز ہے؛ مال بری چیز بھی ہے۔
مال اچھی چیز ہے اگر تو حلال طریقے سے کماتا ہے۔ مال اچھی چیز ہے اگر تو حقوق اللہ ادا کرتا ہے۔ مال اچھی چیز ہے اگر تو حقوق العباد ادا کرتا ہے۔ مال اچھی چیز ہے اگر تو سخاوت کرتا ہے۔
مال بہت بری چیز ہے اگر تو حرام طریقے سے کماتا ہے۔ مال بہت بری چیز ہے اگر تو لالچ کا شکار ہے۔ مال بہت بری چیز ہے اگر تو بخل کا شکار ہے۔ مال بہت بری چیز ہے اگر تو کبر کا شکار ہے۔
اب تو اپنا جائزہ لے لے!

شناخت

ہمزادسن، اگر تیری شناخت تیری صلاحیتیں نہیں بلکہ فلاں اور فلاں سے تعلق ہے تو یاد رکھ تو بہت ہی نازک شاخ پر بیٹھا ہے، جس لمحے تعلق ختم ہوا تیری شناخت بھی ختم ہوئی۔

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

مال اور نیکی

ہمزادسن، تو مال کماتا ہے تو خوش ہوتا ہے، تو مال گنواتا ہے تو تو افسوس کرتا ہے۔ تو نیکی کرتا ہے تو تو خوش ہوتا ہے، تو نیکی گنواتا ہے تب تجھے کچھ غم نہیں ہوتا۔ حیرت ہے!
تو نیکی گنواتا ہے جب تو اللہ کی مخلوق پر ظلم کرتا ہے، تو نیکی گنواتا ہے جب تو کسی کا دل دکھاتا ہے، تو نیکی گنواتا ہے جب تو جھوٹ بولتا ہے، تو نیکی گنواتا ہے جب تو اللہ کی مخلوق کو دھوکا دیتا ہے، تو نیکی گنواتا ہے جب تو کسی کا حق مارتا ہے۔

بے پیسے کی نیکی

ہمزادسن، کبھی کبھار بے پیسے کی نیکیاں کر لیا کر۔

کچھ دیر اللہ کا ذکر کر لیا کر۔	رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج دیا کر۔	اپنی نیکیوں کا شکر ادا کر لیا کر۔
نیکیوں کے ارادے کر لیا کر۔	گناہوں کی معافی مانگ لیا کر۔	کسی کی خیریت دریافت کر لیا کر۔
معاف کر دیا کر۔	محسن کے لیے دعا کر لیا کر۔	جو گزر گئے ان کے لیے ایصال ثواب کر لیا کر۔
کسی کو سلام بھیج دیا کر۔	اچھا مشورہ دے دیا کر۔	کسی کو راستہ بتا دیا کر۔

دعا دے دیا کر۔	نیکیوں کی توفیق مانگ لیا کر۔	جنت مانگ لیا کر۔
جو خوش ہو اس کی خوشی میں شامل ہو جایا کر۔	جو غمزدہ ہو اس کو دلاسا دے دیا کر۔	خیر کی بات کو آگے بڑھا دیا کر۔

ہر حال میں نیکی

ہمزاد سن، تو پوچھتا ہے کہ جب ہر طرف فساد ہو، بدامنی ہو، بے ایمانی ہو، دھوکہ ہو، جھوٹ عام ہو، ہر انسان پریشان ہو تو اس وقت نیکی کیسے کی جائے؟ تو سن، تو اپنی ذات سے کسی کو نقصان نہ پہنچا ایسے وقت میں یہ بہترین نیکی ہے! یاد رکھ: نیکی کے کام سے کبھی رکنا نہ چاہیے۔

خوش قسمتی

ہمزاد سن، تو اپنے آپ کو خوش قسمت کہتا ہے جب تجھے مال مل جاتا ہے۔ تو اپنے آپ کو خوش قسمت کہتا ہے جب تجھے عہدہ مل جاتا ہے۔ تو اپنے آپ کو خوش قسمت کہتا ہے جب تجھے گھر مل جاتا ہے۔ لیکن جان لے کہ تیری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ جب تجھے تیری من چاہی چیز نہ ملے اور تو اس کو اللہ کی رضا سمجھ کر صبر کر لے اور تیری اس سے بھی بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ تو مصیبت کے وقت میں اللہ کی طرف رجوع کرے۔ اس لیے تو اللہ سے اس کا تعلق مانگ۔

حقیقی راحت

ہمزاد سن، حقیقی راحت والی زندگی کا مطلب یہ نہیں کہ زندگی میں مشکلات اور مصائب آئیں گے ہی نہیں؟ یقیناً آئیں گے تو پھر راحت والی زندگی کا کیا مطلب ہے؟

تو پھر سن اے ہمزاد، زندگی کو اس کی تمام خوشیوں اور غموں کے ساتھ برتنے کا نام راحت ہے اس طور پر کہ تیرا دل اپنے حال پر اللہ تعالی سے راضی ہو۔ اگر تو اس حال میں ہے تو تو راحت میں ہے اگر تیرا حال یہ نہیں ہے تو اسباب کے انبار بھی تجھے راحت نہیں پہنچا سکتے! اب تو غور کر لے۔

برتن

ہمزاد سن، برتن سے وہی چھلکتا ہے جو برتن کے اندر ہوتا ہے۔ تیرے اندر جو کچھ ہے وہ تیری زبان اور تیرے اعمال سے چھلکتا ہے۔ تو دیکھ لے کیا چھلکتا ہے؟

دعا

ہمزاد سن، اللہ سے دعا مانگ؛ خود کو کچھ نہ جان کر، اللہ کو سب کچھ مان کر، آنسوؤں سے بھگو کر مانگ؛ یہ انبیائے کرام اور اولیائے کرامؒ کا طریقہ ہے۔

جنتی، دوزخی

ہمزاد سن، کسی کی جنت دوزخ کا فیصلہ تیرے ہاتھ میں نہیں ہے، نہ اس دنیا میں نہ اس دنیا میں۔ یہ مالک یوم الدین کا اختیار ہے جو رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ یاد رکھ جسے پیا چاہے وہی سہاگن، کیا سانولی کیا گوری۔ تو بتا تجھے اپنے مقام کا پتہ ہے؟

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

اصول حیات

ہمزاد سن، یہ اصول اپنا لے:

جو اہم نہیں مجھے اس کا غم نہیں،
جو غیر متعلق ہے مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں،
جو میرے اختیار میں ہے وہ کرنا ہے،
جو میرے اختیار میں نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں،
جو ہاتھ میں ہے وہ میرا ہے، جو ہاتھ میں نہیں وہ میرا نہیں،
جو آیا اس کو گلے لگا لیا جو نہیں آیا مجھے اس سے گلہ نہیں،
جو چھوڑ گیا وہ میرا دوست نہیں مجھے اس کا کوئی غم نہیں،
جو گزر گیا وہ تو گزر گیا؛ اس کی مجھے فکر نہیں،
جو آئے گا اس کا پتہ نہیں پر وہ بھی گزر جائے گا۔

تو بس یہ یاد رکھ:

کسی حال میں بھی رکھے رکھنے والا　　　بھلا دہر میں کیا خوشی اور کیا غم

حقیقت

ہمزاد سن، اس دنیا کی تین حقیقتیں ہیں:
اس دنیا کی سب سے ناپائیدار چیز زندگی ہے۔
اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت موت ہے۔
اس دنیا میں سب سے بڑی غلامی اپنی غرض کی غلامی ہے جس کی وجہ سے انسان ہر چیز کر بیٹھتا ہے۔
ہمزاد تو بتا تو اپنی غرض کا غلام ہے؟

ٹال مٹول

ہمزاد سن، تو کل کا انتظار مت کر؛ جو آج ٹال دیا جاتا ہے وہ کل بھی ٹالا جا سکتا ہے۔ جو کل ہو سکتا ہے وہ آج بھی ہو سکتا ہے۔ کر گزر؛ کل کا انتظار مت کر۔

جو کرنا ہے جلدی کر　　　کرتا کیوں ہے ٹال مٹول

لذت

ہمزاد سن، تو نے لذت کو، لطف اندوزی، کو راحت و سکون سمجھ لیا ہے۔ لذت تو زائل ہو جانے والی چیز ہے۔ لذت تو حسرت پیدا کرنے والی چیز ہے۔ لذت کا حاصل ہو جانا مزید لذت کی طلب بن جاتا ہے۔ طلب لذت تجھے اپنا غلام بنا کر چھوڑتی ہے۔ طلب لذت تجھے تھکا تھکا کر مار دیتی ہے۔ طلب لذت تو عذاب ہی کی ایک شکل ہے وہ بھی کبھی نہ ختم ہونے والا! تو زبان حال سے کہتا رہتا ہے:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے　　　بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

اللہ سے سب کچھ مانگ

ہمزاد سن، تو اللہ سے سب کچھ مانگ۔ تو اللہ سے مال و دولت مانگ، تو گھر مانگ، تو سواری مانگ، تو نیک شریک حیات مانگ، تو اولاد مانگ، تو عہدہ مانگ، تو دنیا کی ہر آسائش مانگ لیکن تو شکر کی توفیق بھی مانگ، تو وسعت قلب بھی مانگ، تو سخاوت بھی مانگ، تو بخل سے پناہ بھی مانگ، تو عاجزی بھی مانگ اور تو انکساری بھی مانگ۔ تو اللہ سے یہ بھی مانگ کہ اے اللہ، تو جیسا چاہتا ہے ویسا مجھے بنا دے تب تیرا مانگنا مکمل ہو گا۔

بے وقوف تاجر

ہمزاد سن، وہ شخص جو جب خود سودا بیچتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، دھوکہ دیتا ہے، ملاوٹ کرتا ہے، کم ناپتا ہے، کم تولتا ہے، نقلی کو اصلی بتا کر بیچتا ہے، گھٹیا کو اعلی بتا کر بیچتا ہے، باسی کو تازہ بتا کر بیچتا ہے، مہنگا بیچتا ہے، پھر وہ جب خود کچھ خریدنے جاتا ہے تو امید لگاتا ہے کہ اس کو اچھا سچا اور صحیح سودا ملے گا۔ ہے نا بے وقوف؛ کیا خیال ہے؟
یاد رکھ، معاملات کی خرابی لگ جانے والے بیماری کی طرح ہے ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے اور جب ایک بار معاشرے میں پھیل جائے پھر اس سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔

جہد مسلسل

ہمزاد سن، تیرا اپنے مقصد کے لیے جدوجہد کرنا، اپنے وسائل بلکہ بہترین وسائل کا بھرپور استعمال کرنا، اپنے مقصد کے لیے اپنا تن من دھن لگا دینا، تھکنا، دوڑنا، بھاگنا، فکر مند ہونا، پر امید ہونا، دعا کرنا یہ مجاہدانہ طرز عمل ہے۔ تھک نہ، پریشان نہ ہو، اللہ کی رحمت ضرور تیری طرف متوجہ ہو گی۔

ہر چند کہ ایجاد معانی ہے خداداد　　　کوشش سے کہاں مرد ہنر مند ہے آزاد

اختلاف یا مخالفت

ہمزاد سن، اختلاف اور مخالفت میں فرق ہے۔

اختلاف علم کا تقاضا کرتا ہے۔ اختلاف دوسرے کی رائے سے مکمل آگاہی کا تقاضا کرتا ہے۔ اختلاف میں دوسرے کی رائے صرف اس لیے غلط نہیں ہوتی ہے کہ وہ میری رائے سے مختلف ہے۔ اختلاف میں وسعت قلب درکار ہے۔ اختلاف؛ احترام کے ساتھ ہوتا ہے۔

مخالفت جاہلانہ طرز عمل ہے۔ مخالفت سطحی معلومات اور سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ مخالفت مفاد پرستی، ذاتی اغراض، تنگ نظری یا جاہلانہ عصبیت کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ مخالفت میں جھوٹ بھی روا ہوتا ہے۔ مخالفت میں دوسرے کی عزت و ناموس پر حملہ جائز ہوتا ہے بلکہ لازمی چیز ہے۔ مخالفت میں رائے سیاہ اور سفید کی طرح ہوتی ہے جس میں میری رائے بالکل صحیح اور دوسرے کی رائے بالکل غلط ہوتی ہے۔ مخالفت میں دوسرا یا کافر ہوتا ہے یا غدار۔

اختلاف میں بھی اگر دوسرے کا احترام ملحوظ نہ رکھا جائے تو یہ بھی مخالفت ہی ہے۔

اب تو بتا تو اختلاف کرتا ہے یا مخالفت؟

حق و باطل

ہمزاد سن، تو حق پرست بن باطل پرست نہ بن۔ تو حق پرست ہے اگر تو حق کا حامی ہے، تو حق پرست ہے اگر تو حق کے داعیوں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر ان کی سعی میں شامل ہے، تو حق پرست ہے اگر تو اپنے مال سے حق کی خدمت کر رہا ہے، تو حق پرست ہے اگر تو حق کے داعیوں کے لیے دعا گو ہے۔ تو حق پرست بن!

تو باطل پرست ہے اگر تو باطل کا حامی ہے، تو باطل پرست ہے اگر تو ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ تو یقیناً باطل پرست ہے اگر تو ان کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر ان کی سعی میں شامل ہے۔ تو یقیناً باطل پرست ہے اگر تو اپنے مال سے ان کی خدمت کر رہا ہے۔ تو یقیناً باطل پرست ہے اگر تو خیر کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔ تو باطل پرست نہ بن!

یاد رکھ، اگر تو حق کے لیے کوشاں نہیں تو تو باطل کی تقویت کا کام کر رہا ہے!

سونا اور ہیرا

ہمزاد سن، سونا قیمتی ہے چاہے گرد میں اٹا ہوا ہو۔ ہیرا قیمتی ہے چاہے کیچڑ میں دبا ہوا ہو۔ تو سونے کی طرح قیمتی بن، ہیرے کی طرح کمیاب بن لوگ تیرے طالب بن جائیں گے۔ یاد رکھ، حقیقی عظمت اور قدر و قیمت حالات کی محتاج نہیں ہوتی۔

مٹا دے اپنی ہستی کو گر کچھ مرتبہ چاہے　　　　که دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

زندگی، زندگی کی چھاپ

ہمزاد سن، ایک تیری زندگی ہے اور ایک تیری زندگی کی چھاپ ہے، اس کا اثر ہے۔ تیری زندگی؛ تیری آخری سانس کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے لیکن زندگی کا اثر تیری آخری سانس کے ساتھ ختم نہیں ہوتا۔ تیری زندگی کی چھاپ، اس کا اثر مدتوں رہتا ہے۔ تیرے کسی قول یا فعل سے کسی کی زندگی بدل گئی تو تجھ پر اور تیری نسلوں پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ تیرے کسی قول یا فعل سے کسی کی زندگی برباد ہو گئی تو تجھ پر اور تیری نسلوں پر بھی اس کی نحوست کا اثر پڑے گا۔ کچھ کہنے کرنے سے پہلے سوچ لے کہ تیری زندگی تیری آخری سانس کے ساتھ ختم نہیں ہوتی بلکہ تیری زندگی کی چھاپ کا اثر مدتوں رہتا ہے۔

زندگی بنانا، زندگی گزارنا

ہمزاد سن، تو زندگی بنانے کے چکر میں زندگی گزار دیتا ہے، کچھ اور کچھ اور کرتے کرتے وقت تیرے ہاتھ سے پھسل جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ لمحے بے قیمت اور بے معنی ہو جائیں، ان میں خوش رہ، ان کو بھرپور بنا۔ صرف مستقبل کی فکر اور ماضی کے افسوس میں نہ کھو۔ زندگی کا ہر پل نایاب ہے، یہ ہر پل کو محسوس کرنے اور جینے کا نام ہے، ہر پل بھرپور طریقے سے گزار!

زندگی زندہ دلی کا نام ہے　　　　مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

سخاوت

ہمزاد سن، سخاوت جوانمردوں کا کام ہے۔ تو سخی بن۔ تو اپنے مال سے سخاوت کر، تو اپنے وقت سے سخاوت کر، تو اپنی جان سے سخاوت کر۔ تو اپنے دل کو بڑا رکھ، تو اپنے دل کو وسیع رکھ یہ خوبی کمیاب ہے۔ اپنے دل کو بڑا رکھ لوگ تجھے چاہنے لگیں گے۔ اپنے دل کو بڑا رکھ لوگ تیرے دوست بن جائیں گے۔ تو سخی بن

شعور و آگہی

ہمزاد سن، باشعور انسان ہی بامقصد زندگی گزارتا ہے۔ باشعور انسان ہی اپنے مقصد کے لیے قربانی دینے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ باشعور انسان ہی احساس سے بھرپور ہوتا ہے۔ باشعور انسان ہی اپنے کام کے انجام کو سامنے رکھتا ہے۔ باشعور انسان ہی اچھے اور برے کی پہچان رکھتا ہے۔ باشعور انسان نہ صرف اچھے کام کرتا ہے بلکہ وہ برے کاموں سے بچتا بھی ہے۔ باشعور انسان ہی مرتب زندگی گزارتا ہے۔ باشعور انسان ہی بے خوف ہوتا ہے۔ باشعور انسان ہی آزاد ہوتا ہے۔ باقی سب تو بھیڑ چال ہے۔

سودا جو بے خبر ہے وہی یاں کرے ہے عیش　　　مشکل بہت ہے ان کو جو رکھتے ہیں آگہی

اب تو بتا تیری زندگی کس رنگ ڈھنگ پر ہے؟ اس پر غور کر لے!

اب تک تو رائیگانی میں سارا سفر کیا

سب کچھ گن لے

ہمزاد سن، تو اپنے گھر گن لے، تو اپنے بنگلے گن لے، تو اپنی جائدادیں گن لے، تو اپنے کارخانے گن لے، تو اپنا مال و دولت گن لے، تو سب کچھ گن لے، کیا تو اب گن سکتا ہے کہ یہ سب کچھ تیرے ساتھ کتنے دن رہے گا؟

نیکوکار

ہمزاد سن، تیری ایک وقتی جوش کے نتیجے میں کی جانے والی نیکی تجھے نیکوکار نہیں بنائے گی بلکہ مسلسل نیکی کرتے رہنے سے تو پہلے نیکی کرنے کا عادی ہو گا، پھر نیکی کرنا تیرا مزاج بن جائے گا تب تو نیکوکار بن جائے گا اور بدی سے تیری طبیعت کوسوں دور بھاگے گی۔

چرچا، چلن

ہمزاد سن، دینی باتیں، دینی بیانات، دینی اجتماعات، اور بہت کچھ جن کے ساتھ دین کا سابقہ لگا ہوا ہے یہ سب دین کا چرچا ہے، دین کا چلن کہیں نظر نہیں آتا۔ وہ لوگ جو دین کا کام کرتے ہیں ان کی زندگیاں خانوں میں بٹی ہوئی ہیں۔ ان کی مسجد کی زندگی کا رنگ کچھ اور بازار کی زندگی کا رنگ کچھ اور ہے۔ دین کا چلن جب ہو گا جب چرچا کرنے والے ایثار کو اپنائیں گے یعنی من چاہی چھوڑ کر رب چاہی اختیار کریں گے؛ ہر وقت، ہر لمحہ، ہر حال میں۔ اب تو بتا تو صرف چرچا کرنے میں لگا ہوا ہے یا تیرا چلن بھی تیرے چرچے کی گواہی ہے؟

روشنی کا مینار، تاریک گڑھا

اے ہمزاد، تو روشنی کا مینار بن کہ لوگ تجھ سے راہ پائیں اور تجھے دعائیں دیں۔ تاریک گڑھا مت بن کہ اس میں گر کر لوگ اپنے ہاتھ پیر تڑوا بیٹھیں اور تجھے بددعائیں دیں۔ اپنے کردار کو اتنا بلند کر کہ تیرے ساتھ بیٹھنا سب کو پسند آئے اور تیرے پیچھے لوگ تجھے اچھے نام سے یاد کریں نہ کہ برے نام سے۔ اپنی خوبیوں کے ذریعے دوسروں کے دلوں میں محبت و احترام پیدا کر کہ تیری موجودگی سے ہر جگہ خوشبو بکھرے۔ یاد رکھ:

فرشتے سے بڑھ کر ہے انسان بننا　　　مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

آج کا انسان

ہمزاد سن، آج کے انسان کی زندگی کیا ہے؟

فکروں کا مجموعہ، پریشانیوں کا انبار، تلخیوں سے بھرا ہوا، ناراضگیاں دل میں بسائے، دشمنیاں پالے ہوئے، دلوں میں بے سکونی کا بسیرا۔ ایسا کیوں ہے؟ اپنی مرضی پر اصرار، دوسروں کی غلطیوں پر نظر، دنیاوی خواہشات کا پیچھا۔

جہل خرد نے دن یہ دکھائے　　　گھٹ گئے انساں بڑھ گئے سائے

حل کیا ہے؟ رب کی مرضی کا اقرار، اپنے نفس کو قابو میں رکھنا، دوسروں کے لیے دل میں گنجائش پیدا کرنا، معاف کرنا سیکھنا، اور دنیا کے بجائے آخرت کی کامیابی کو اصل مقصد بنانا۔

مسائل

ہمزاد سن، تو کہتا ہے کہ تیری زندگی میں مسائل ہی مسائل ہیں، گھر کے مسائل، دفتر کے مسائل، کاروبار کے مسائل، مسائل ہی مسائل! یاد رکھ صرف قبرستان ہے جہاں بسنے والوں کو کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔ اس پر غور کرتا رہ:

کسی کو رات دن سرگرم فریاد و فغاں پایا
کسی کو فکر گوں ناگوں میں ہر دم سرگرداں پایا
کسی کو ہم نے آسودہ نہ زیر آسماں پایا
بس اک مجذوب کو اس غم کدے میں شاداں پایا
غموں سے بچنا ہو تو آپ کا دیوانہ بن جائے

شریعت،فطرت

ہمزاد سن، اس دنیا میں دو قانون کارفرما ہیں: ایک شریعت کا قانون اور دوسرا فطرت کا قانون۔ شریعت کے قانون میں رحمت کا پہلو نمایاں ہے۔ یہاں معافی ہے، درگزر ہے۔ اگر غلطی ہو جائے تو خلوص دل سے توبہ کر لے، اللہ معاف کرنے والا ہے۔ لیکن فطرت کا قانون بے لچک اور غیر جانبدار ہے۔ یہاں نہ معافی ہے نہ رعایت۔

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریف سنگ
یہ زور دست و ضربت کاری کا ہے مقام
میدان جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ
خون دل و جگر سے ہے سرمایہ حیات
فطرت لہو ترنگ ہے غافل نہ جل ترنگ

قانون فطرت عزم و ہمت والوں کا میدان عمل ہے۔ جہاں محنتیں محنتوں سے ٹکراتی ہیں، ہمتیں ہمتوں سے آزمائی جاتی ہیں، اور جذبے جذبوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہاں ہر لمحہ ایک کسوٹی ہے۔

جس کو ہو جان و دل عزیز "ایسی" گلی میں جائے کیوں

یہ قانون بے رحم ہے لیکن منصف ہے۔ یہ محنت کا پھل ضرور دیتا ہے اور غفلت کا خمیازہ بھی؛ چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

وہ وقت بھی دیکھا ہے "تاریخ" کی گھڑیوں نے لمحوں نے خطا کی ہے صدیوں نے سزا پائی

معافی،فراموشی

ہمزاد، سن! معاف کرنا ایک عظیم کام ہے۔ یہ دل کی کشادگی اور روح کی بلندی کا مظہر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو، دل بڑا کر کے معاف کر دیا کر، کیونکہ معاف کرنے والا ہمیشہ عزت پاتا ہے۔ لیکن یاد رکھ، فراموش کرنا، یہ واقعی مشکل ہے، کیونکہ زخم وقت کے ساتھ مندمل ہوتے ہیں اور کبھی نہیں بھی ہوتے۔ بس اتنا یاد رکھ، معاف کرنے کے بعد بدلے کا خیال بھی دل میں نہ لانا، کیونکہ حقیقی معافی وہی ہے جو دل کو نفرت، غصے اور انتقام کے بوجھ سے آزاد کر دے۔

بیداری کی نعمت

ہمزاد سن، تو صبح کو بیدار ہو گیا تو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس پر شکر لازم ہے، کتنے وہ بھی ہیں جو رات کو سوئے اور صبح نہ اٹھ سکے۔
شکر کر کہ تجھے اپنی زندگی کی اصلاح کا ایک اور دن نصیب ہوا ہے۔
شکر کر کہ آج تجھے اپنی آخرت سنوارنے کا ایک اور موقع مل رہا ہے۔
شکر کر کہ آج تیرے لیے گناہوں کی معافی اور نیکیوں کے اضافے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

شکر کر کہ تو آج ایک نئے عزم کے ساتھ اپنی زندگی میں بہتری لا سکتا ہے۔

یہ دن محض ایک دن نہیں، بلکہ رب کی طرف سے ایک موقع ہے۔ اس کی قدر کر ورنہ نہ جانے کل یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ موقع غنیمت جان!

مستقل مزاجی

ہمزاد سن، جیسے کسی راستے پر لوگوں کے بار بار گزرنے سے اس پر نشان بن جاتے ہیں، ویسے ہی کسی عمل کو عادت بنانے کے لیے اسے مستقل مزاجی کے ساتھ دہرانا ضروری ہے۔ مسلسل مشق اور استقامت ہی سے طبیعت اس عمل کو قبول کرتی ہے، اور وہ عمل عادت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اپنے مقصد کو اپنی عادت بنا لے، یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

مایوسی

ہمزاد سن، جب تو اپنے مقصد کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے اور جس لمحے تیری ہمت ٹوٹنے لگے تو سمجھ لے تو کامیابی کی راہ پر قدم رکھ چکا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب شیطان پوری قوت سے وسوسے ڈالتا ہے، کیونکہ وہ جان لیتا ہے کہ تو اپنے ارادے میں سچا ہے اور تیری منزل قریب ہے۔

دریا ہو یا پہاڑ ہو ٹکرانا چاہیے　　　جب تک نہ سانس ٹوٹے جیے جانا چاہیے

عقل، جذبات

ہمزاد سن، زندگی میں ہر قدم پر فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ یہ فیصلے ہی ہماری منزل کا تعین کرتے ہیں۔ تیرا فیصلہ تیرے جذبات کا عکس نہ ہو؛ وہ تیری عقل کے تابع ہو۔ جذبات کے تابع فیصلے جذبات ہی کی طرح ہیجان انگیز ہوتے ہیں عارضی اور بے قابو۔ یاد رکھ، جذبات وقتی ہوتے ہیں، مگر ان کے تحت کیے گئے فیصلے زندگی بھر کے نتائج چھوڑ جاتے ہیں۔ فیصلہ کرتے وقت اپنی عقل کو راہنما بنا۔ عقل کا ترازو جذبات کے جھکاؤ کو برابر کر دیتا ہے اور تجھے وہ راستہ دکھاتا ہے جو نہ صرف فوری خوشی بلکہ طویل مدتی فائدہ بھی دیتا ہے۔

جھوٹا سچ

ہمزاد سن، ہر وہ سچ جس سے دوسرے کی تحقیر مقصود ہو، جو اپنی انا کی تسکین کا سامان ہو، اپنے نفس کا اتباع ہے، یہ اپنے نفس کو خدا کے مقابلے میں ترجیح دینے کے مترادف ہے۔ اس کا منبع تکبر ہوتا ہے۔ یہ سچ کو بھی اپنی خواہشات کے تابع کرنا ہے۔ ایسا سچ شرک کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

افرءیت من اتخذ الٰهه هوٰه　　　(الجاثیہ: 23)

ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے

یاد رکھ، تو اپنے الفاظ بلکہ اپنے ارادوں کو بھی پاکیزہ رکھ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

تو مانگ

ہمزاد سن، تو خوب دعا مانگ! رب سے مانگنا بندگی کی سب سے خوبصورت صورت ہے۔ تو اس یقین کے ساتھ مانگ کہ اس کے سوا کوئی اور نہیں جو تیری ضرورت کو پورا کر سکتا ہو۔ وہی سننے والا ہے، وہی تیرے حال سے واقف ہے۔ اس کے کرم پر مکمل بھروسا رکھ کر مانگ۔ تو اس یقین کے ساتھ مانگ کہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ دعا قبول کرے گا۔ ایسے مانگ کہ کائنات گواہ ہو جائے کہ یہ بندہ اپنی طلب میں عاجزی کی معراج پر پہنچ چکا ہے۔ تو اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دے۔ اپنی ہر ضرورت اور ہر خواہش مانگ۔ تو بے حساب مانگ۔ تو بار بار مانگ اس کی عطا کبھی ختم نہیں ہوتی۔ تو خوشی کے لمحات میں اس کا شکر ادا کرتے ہوئے مانگ، غم کے لمحوں میں اس کے فضل کو طلب کرتے ہوئے مانگ۔ تو دن میں مانگ، تو رات میں مانگ کیونکہ اس کا در کبھی بند نہیں ہوتا۔ تو گڑگڑا کر مانگ، تو چمٹ چمٹ کر مانگ، تو رو رو کر مانگ۔ تو اس طرح مانگ جیسے کوئی پیاسا پانی مانگتا ہے۔ تو ضدی بچے کی طرح مانگ جو نہ سنتا ہے نہ مانتا ہے، نہ تھکتا ہے بس مانگتا ہے۔ تو خوب دعا مانگ!

کامیابی کی راہ

ہمزاد سن، ہر آدمی ہر کام نہیں کر سکتا۔ یہ شعور انسان کو اپنی حدود اور صلاحیتوں کو پہچاننے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس لیے تو جب بھی کوئی نیا قدم اٹھانے کا ارادہ کرے، تو پہلے کسی دانا اور تجربہ کار شخص سے اپنے بارے میں مشورہ ضرور لے۔ وہ جو رائے دے، ٹھنڈے دل اور کھلے ذہن سے اس پر غور کر اور قبول کر۔

اپنی صلاحیتوں کو پہچان؛ یہ کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے ساتھ ہی ساتھ اپنی کمزوریوں کو دور کر اور خوبیوں کو نکھارنے کی کوشش کر۔ اس کے بعد مسلسل محنت اور رب سے دعا تجھے کامیابی سے نوازے گی۔

یاد رکھ، مشورہ، خود شناسی، اور مسلسل محنت کامیابی کے لازمی اجزا ہیں۔

نیکی کی تلاش

ہمزاد سن، درخت موسم میں پھل دیتا ہے اور پھر پھل دینے کے لیے اگلے موسم کا انتظار کرتا ہے۔ شہد کی مکھی پھول کا رس چوس کر چھتے تک پہنچا کر اگلے پھول کی تلاش میں نکل جاتی ہے؛ تھکے بغیر، رکے بغیر اور نہ ہی اپنا کام ادھورا چھوڑتی ہے۔ تو بھی نیکی کر اور پھر اگلی نیکی کی تلاش میں لگ جا؛ تھکے بغیر، رکے بغیر اور نہ کسی انعام کی پرواکر۔ درخت سے سیکھ :

درخت نیکی بڑی خامشی سے کرتا ہے عجب خلوص عجب سادگی سے کرتا ہے

یاد رکھ، تیرا نیکی کا سفر آخری سانس تک جاری رہے۔

کام نیکی کا کوئی ہو تو بہت اچھا ہو ورنہ حیواں کی طرح آ کے چلے جائیں گے

جنونی اختلاف

ہمزاد سن، اگر تیری سوچ، تیری ذاتی پسند و ناپسند، تیرا مسلک، تیرا عقیدہ، تیری سیاسی یا مذہبی وابستگی، تیری قوم اور نسل کے نام پر وابستگی تجھے نفرت پر ابھارتی ہے، تیرے دل کو بغض سے بھر دیتی ہے تو تو جان لے کہ تو شیطان اور اس کے ہرکاروں کا شکار ہو گیا ہے۔ اب تو عدل و انصاف کی راہ سے ہٹ چکا ہے۔ اب تو محبت، ہمدردی اور انصاف کے بجائے تفریق، تعصب اور بدظنی کی راہ پر چل رہا ہے۔ یہ مصیبت صرف تیرا ذاتی نقصان نہیں، بلکہ یہ تیرے ارد گرد کے ماحول، معاشرے، یہاں تک کہ نسلوں کو متاثر کر سکتی ہے۔

اپنے دل کو ٹٹول، اپنی سوچ کا محاسبہ کر، اور اپنی وابستگیوں کو اس روشنی میں پرکھ جو انسانیت، انصاف، اور محبت کا پیغام دیتی ہو۔ یاد رکھ :

يأيها الذين امنوا كونوا قومين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنان قوم على الا تعدلوا ؕ اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ان الله خبيرٌ بما تعملون (المائدة: 8)

ترجمہ: اے ایمان والو، عدل کے علم بردار بنو، (اور) عدل کے ساتھ شہادت دینے والے رہو، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم عدل نہ کرو، عدل کرو، یہی تقوی سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے!

آج انساں کو محبت کی ضرورت ہے بہت سات صندوقوں میں بھر کر دفن کر دو نفرتیں

مال و منصب

ہمزاد سن، اگر تجھے اپنے منصب اور عہدے کا گھمنڈ ہے اور تو لوگوں پر ظلم کرتا ہے تو یاد رکھ فرعون کو بھی اپنے منصب کا گھمنڈ تھا جس کو سمندر میں ڈبو دیا گیا۔ اگر تجھے اپنے مال کا گھمنڈ ہے جس کی وجہ سے تو متکبر ہے تو یاد رکھ قارون کو بھی اپنے مال کا گھمنڈ تھا اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔

پس، اپنی حیثیت کو خدا کی امانت سمجھ، اور ان نعمتوں کو عاجزی اور نیکی کے ساتھ برت۔ جو جھکتا ہے، وہی بلند ہوتا ہے اور جو اکڑتا ہے، قدرت اسے مٹا دیتی ہے۔

تو بھی ولی ہے

ہمزاد سن، ولایت تو بڑی آسان راہ ہے۔ جو اللہ کی مانتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے، جو اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔ جو نیکی کی راہ پر چلتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔ جو لوگوں کا غم خوار ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔ تیرا یہ سب کچھ کرنا تیری کرامت ہے۔ ولایت تو بڑی آسان راہ ہے، تو اب اس راہ پر چل پڑ!

انجام پر نظر رکھ

ہمزاد سن، زندگی تو گزر ہی جاتی ہے لیکن تو ایک بات سوچ؛ اپنے دل سے پوچھ، فیصلہ کر اور یہ طے کر کہ تو اپنی زندگی کا انجام کیسا چاہتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی؟ کامیابی، سکون اور خوشی، یا ناکامی، پچھتاوا اور غم؟ یاد رکھ، اچھے انجام کی فکر خود بخود اچھے عمل کی راہ دکھاتی ہے، اور برا انجام تیرے اعمال ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو تو بری صحبت، برے کاموں اور بری عادات کو اختیار کر کے پاتا ہے۔ یاد رکھ :

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ() ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ()   (الزلزال: 7-8)

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی، وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی، وہ بھی اسے دیکھ لے گا

ممکن، ناممکن

ہمزاد سن، تو ناممکنات کے چکر میں نہ پڑ۔ پیدائشی رنگت نہیں بدل سکتی! دانتوں کا قدرتی رنگ نہیں بدل سکتا! چھوٹا قد بڑا نہیں ہو سکتا! کھردرے بال ریشمی نہیں ہو سکتے! گئے بال واپس نہیں آ سکتے! یہ حقیقت ہے، اسے قبول کر! زندگی کی کامیابی ان پہلوؤں پر منحصر ہے جو تو تبدیل کر سکتا ہے، نکھار سکتا ہے۔ اپنے اندر کے جوہر کو پہچان اور اسے مزید بہتر بنانے کے لیے کوشش جاری رکھ۔ بیرونی خوبصورتی وقتی ہوتی ہے، مگر اندرونی خوبصورتی اور قابلیت وہ چیزیں ہیں جو ہمیشہ کے لیے تیرے ساتھ ہیں۔ اپنے اخلاق بہتر بنا، اپنی شخصیت کو نکھار، اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھا۔ یہ وہ ممکنات ہیں جو تیرے اختیار میں ہیں۔ ممکنات پر کام کرتا رہ، اور ناممکنات کو اللہ کی حکمت سمجھ کر قبول کرلے یہی وہ رویہ ہے جو تجھے خوشی، سکون، اور کامیابی کے قریب لے جائے گا۔

تیرا محبوب

ہمزاد سن، تو اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنالے، اسے اپنے دل میں بسالے، اسے اپنا محبوب بنالے، اسے اپنا ملجا و ماوی بنالے، اپنا سہارا بنالے۔ اپنی ہر امید، ہر خوف، اور ہر سوال کے لیے اسی کی طرف رجوع کر۔ جب وہ تیرے دل میں ہو گا تو دنیا کے ہر غم اور ہر آزمائش میں تجھے سکون ملے گا۔ پھر تیری کوشش کا نتیجہ جو بھی نکلے، تو بے فکر ہو جائے گا۔ یا وہ تیری مرضی کے مطابق ہو گا، یا پھر اللہ کی حکمت کے مطابق ہو گا اور تو زبان حال سے کہے گا:

نہ خوشی اچھی ہے اے دل نہ ملال اچھا ہے   یار جس حال میں رکھے وہی حال اچھا ہے

نیکی کا جواب

ہمزاد سن، ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر اچھے عمل کا ردعمل بھی اچھا ہو بلکہ کبھی کبھی یہ غیر متوقع بھی ہو سکتا ہے۔ سانپ کو سائبان دینے سے وہ ڈسنا نہیں چھوڑ دیتا۔ نیکی کا بھی یہی معاملہ ہے۔ نیکی کرنے سے ہر وقت نیکی ہی ملے یہ ضروری نہیں۔ اسی لیے عمل کرتے وقت نیت کو خالص رکھ اور توقع انسانوں سے نہیں، اللہ سے باندھ۔

یاد رکھ، نیک عمل کا صلہ صرف اور صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی سے جڑا ہوا ہے نہ کہ دوسروں کی قدردانی سے۔

تو؛ سطر بہ سطر

ہمزاد سن، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اپنے خیالات پر نظر رکھ؛ وہ الفاظ بن جاتے ہیں،

اپنے الفاظ پر نظر رکھ؛ وہ اعمال بن جاتے ہیں،

اپنے اعمال پر نظر رکھ؛ وہ عادات بن جاتے ہیں،

اپنی عادات پر نظر رکھ؛ وہ کردار بن جاتی ہیں۔

کردار ہی سب کچھ ہے! کردار وہ آئینہ ہے جو تیری حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

قلب کی سختی

ہمزاد سن، اگر تجھ پر آئی مصیبت سے تیرے دل میں دوسروں کی تکلیف اور پریشانی کا احساس نہیں پیدا ہوتا، بلکہ تو تکلیف پہنچانے میں جری ہو جاتا ہے تو تیرا دل سخت ہو چکا ہے۔ مصیبتیں دل نرم کرنے کے لیے آتی ہیں، بے حس کرنے کے لیے نہیں۔ اللہ تجھ پر رحم کرے!

خدا اسے کیا محبت کر سکے گا   جسے نفرت ہے اس کے آدمی سے

خود شناسی

ہمزاد سن، دوسروں کو پہچان لینا بلاشبہ ذہانت کا کمال ہے، لیکن اپنی ذات کو سمجھنا اور اس کی گہرائیوں میں جھانکنا ہی حقیقی حکمت ہے۔ دوسروں پر قابو پانا طاقتور ہونے کی علامت ہو سکتی ہے، مگر اپنی خواہشات، جذبات، اور نفس پر قابو پا لینا اصل معنوں میں عظیم قوت ہے۔ اگر تو یہ ادراک کر لے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ تیرے لیے کافی ہے، تو یہ شعور تجھے حقیقی دولت مندی اور اطمینان قلب عطا کرے گا۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!

بے روح زندگی

ہمزاد سن، موت صرف جسم کی موت نہیں ہے بلکہ موجود ہوتے ہوئے بے اثر ہو جانا بھی موت ہی کی کیفیت ہے۔

جب تو اپنی مقصدیت کھو بیٹھے تو تیرا وجود ہوتے ہوئے بھی تو معدوم ہے یعنی تجھ پر موت واقع ہو چکی ہے۔

جب تیرا ضمیر خاموش ہو جائے تو تیرا وجود ہوتے ہوئے بھی تو معدوم ہے یعنی تجھ پر موت واقع ہو چکی ہے۔

جب تیری اخلاقی قوت ماند پڑ جائے تو تیرا وجود ہوتے ہوئے بھی تو معدوم ہے یعنی تجھ پر موت واقع ہو چکی ہے۔

جب تیرے فیصلے نفس کے ماتحت ہوں تو تیرا وجود ہوتے ہوئے بھی تو معدوم ہے یعنی تجھ پر موت واقع ہو چکی ہے۔

جب تیری بصیرت دھندلا جائے تو تیرا وجود ہوتے ہوئے بھی تو معدوم ہے یعنی تجھ پر موت واقع ہو چکی ہے

جب تو اپنے اندر کے انسان سے لاتعلق ہو جائے اور محض حیوانیت کا شکار ہو جائے تو تیرا وجود ہوتے ہوئے بھی تو معدوم ہے یعنی تجھ پر موت واقع ہو چکی ہے۔

یاد رکھ، اصل زندگی وہ ہے جو شعور، مقصد، ضمیر، اخلاق، اور بصیرت سے جڑی ہو۔ ان کے بغیر، وجود صرف ایک بے روح جسم ہے۔

نہ کہنا

ہمزاد سن، "نہ" کہنا سیکھ۔ ہر درخواست کو قبول کر لینا نہ محبت کی علامت ہے اور نہ ہی حکمت کی نشانی۔ بعض اوقات انکار کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ تو اپنی عزت، وقت، اور اصولوں کی حفاظت کر سکے۔ یاد رکھ، ہر کسی کو خوش کرنے کی کوشش میں، تو اپنی اہمیت کھو دے گا، اور لوگ تیری اس نرمی کو تیری کمزوری سمجھ کر اس کا فائدہ اٹھائیں گے۔

اپنی ذات کی قدر کرنا سیکھ، اور جہاں ضرورت ہو، صاف، مہذب، اور باوقار انداز میں انکار کر۔ اپنے اصول اور حدود متعین کر، اور خود ان کا احترام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں سے بھی ان کا احترام کروانا سیکھ۔ اس سے تیری زندگی بہتر، مقصدیت سے بھرپور، اور سکون کے ساتھ گزرے گی۔

تیرا مقام

ہمزاد سن، اللہ کے یہاں تیرا مقام وہی ہے جو اللہ کا مقام تیری زندگی میں ہے اور اللہ کا مقام تیری زندگی میں اتنا ہی ہے جتنا تو اللہ کے حکموں کو مانتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔ اب تو اپنے بارے میں کسی سے نہ پوچھ؛ بس تھوڑی دیر آنکھیں بند کر کے اپنے ضمیر سے پوچھ اور اپنا حال جان لے؛ اپنا مقام دیکھ لے۔ کیا تجھ میں اتنی ہمت ہے؟

خیالی پلاؤ، خیالی الاؤ

ہمزاد سن، کچھ لوگ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ ان کی زندگیاں خیالی پلاؤ پکاتے میں گزر جاتی ہیں۔ وہ اپنے خیالوں میں فلک بوس عمارتیں بناتے رہتے ہیں جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا اور پھر ایک جھٹکے سے ان کی وہ خیالی عمارتیں ہوا ہو جاتی ہیں۔ جب کہ کچھ لوگ خیالی الاؤ جلاتے رہتے ہیں۔ سرسبز و شاداب باغ کے نیچے بھی ان کو آتش فشاں دہکتا نظر آتا ہے اور وہ اسی خیالی آتش فشاں میں خود بھی جلتے رہتے ہیں اور اپنے آس پاس کے لوگوں بھی جھلساتے رہتے ہیں۔ اب تو بتا تو ان میں سے کون ہے؟

تیرے جذبات

ہمزاد سن، جس طرح موسم کی شدت تیرے جسم کو متاثر کرتی ہے، اسی طرح تیرے جذبات اور احساسات بھی تیرے وجود پر گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ یہ نہ صرف تیرے خیالات بلکہ تیرے رویوں، تیرے کردار اور تیرے فیصلوں پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔ جذبات کی طاقت کو سمجھنا اور ان پر قابو پانا تیرے وجود کی تکمیل کا اہم حصہ ہے۔

یاد رکھ، جیسے موسم سے بچنے کے لیے حفاظت کے اقدامات ضروری ہیں، ویسے ہی جذبات کی شدت سے محفوظ رہنا اور انہیں صحیح سمت دینا تیری کامیابی کا راز ہے؛ اس سے تیری شخصیت مضبوط ہو گی اور تیری زندگی میں سکون اور توازن پیدا ہو گا۔

توکل

ہمزاد سن، اللہ سے توکل طلب کر، کیونکہ توکل ایک عظیم نعمت ہے جو دلوں کو سکون اور اعتماد عطا کرتی ہے۔ توکل جواں ہمتی کی علامت ہے۔ یہ نبیوں اور ولیوں کا کام ہے جو تمام اسباب اختیار کرتے ہوئے اسباب پر مکمل بھروسہ نہیں کرتے بلکہ اپنے معاملات کا نتیجہ اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں اور اپنی ہر کامیابی کا اصل ذریعہ اللہ کو سمجھتے ہیں۔

تیرا رہبر

ہمزاد سن، قیادت اور رہبری اسی کو زیب دیتی ہے جو سایہ دار درخت کی مانند ہو جو بلا تفریق ہر ایک کو اپنی چھاؤں میں پناہ دے، اپنے پھل سے دوسروں کو فیضیاب کرے، طوفانوں کے سامنے چٹان کی طرح ثابت قدم رہے، اور معافی و بخشش کا ہنر جانتا ہو۔ حقیقی قائد وہی ہے جو دوسروں کے لیے رحمت اور طاقت کا پیکر ہو، اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ دوسروں کی خدمت کے لیے جیے۔

ہمزاد، تو بھی ایسا بن تاکہ مخلوق خدا تجھ سے فیض پائے؛ تجھے دعائیں دے۔

ظاہر پرستی

ہمزاد سن، دین کے ظاہری مظاہر جیسے ٹوپی، داڑھی، تسبیح وغیرہ ایمانداری کی علامات نہیں ہیں۔ کسی سے معاملہ کرتے وقت ان چیزوں کو بنیاد نہ بنا، تو دھوکا کھا سکتا ہے۔

در حقیقت: ہر خرقہ سالوس کے اندر ہے مہاجن

تیری پسند

ہمزاد بتا، تیری نگاہ میں کون اچھا ہے،

انصاف کرنے والا یا ناانصافی کرنے والا؟

وفا کرنے والا یا دھوکہ دینے والا؟

عاجزی کرنے والا یا متکبر؟

سخاوت کرنے والا یا بخیل؟

علم کا طالب یا جہالت پر راضی رہنے والا؟

حق کا ساتھ دینے والا یا باطل کا طرف دار؟

صلح کرنے والا یا جنگ کرنے والا؟

خوش اخلاق یا بد اخلاق؟

سچ بولنے والا یا جھوٹ بولنے والا؟

نیکوکار یا بدکار؟

بردبار یا بے صبر؟

شکر کرنے والا یا ناشکرا؟

اپنے وعدے کا پاس رکھنے والا یا وعدہ خلاف؟

خیر بانٹنے والا یا شر پھیلانے والا؟

معاف کرنے والا یا بدلہ لینے والا؟

حق ادا کرنے والا یا حق دبا لینے والا؟

تو اب اپنے بارے میں بتا تو خود اپنی نگاہ میں کیا ہے؟

بل الانسان علی نفسه بصيرة()ولو القى معاذيره (القيامة:14،15)

ترجمہ: بلکہ انسان خود اپنے اوپر گواہ ہے، چاہے وہ کتنے بہانے بنائے

حقیقی سورما

ہمزاد سن، جب بازی لگی ہو اور ہارنے کے لیے پتھر کنکر ہوں تو ہر شخص سورما ہے۔ لیکن جب بازی لگی ہو اور ہارنے کے لیے ہیرے موتی ہوں تو پھر حقیقی سورما ہی بازی لگائے گا۔ جس کی نظر میں پتھر کنکر اور ہیرے موتی برابر ہوں تو وہی سب سے بڑا سورما ہے۔

جب بازی خود اپنی جان پر لگی ہو تو آگے وہی بڑھے گا جس کی نظر میں زندگی اور موت ایک سکے کے دو رخ ہوں، وہی سب سے بڑا سورما ہے۔ اب تو اپنے بارے میں بتا!

پاگل کون؟

ہمزاد سن، پاگل کو آج کل کا نہیں پتہ ہوتا۔ پاگل کو اچھے برے کا نہیں پتہ ہوتا۔ پاگل کو نفع نقصان کا نہیں پتہ ہوتا۔ پاگل کو دوست دشمن کا نہیں پتہ ہوتا۔ تو جو شخص جان بوجھ کر اللہ کے حکموں کو توڑتا ہے وہ پاگل نہیں تو کیا ہے؟

تو یہ سوچ

ہمزاد سن، جب کوئی چیز تجھے ملتی ہے تو بہت خوش ہوتا ہے یا جب کوئی چیز تجھ سے کھو جاتی ہے تو تو بہت غمزدہ ہوتا ہے حالانکہ وہ چیز جو تجھے ملی یا وہ چیز جو تجھ سے کھو گئی وہ تُو نہیں؛ وہ تیرے وجود کا حصہ نہیں، بلکہ تیرے وجود سے باہر کی کوئی شے ہے لیکن تُو اس اپنے سے جدا چیز کے حوالے سے خود کو گھلا بیٹھتا ہے۔ تُو خود اپنی جگہ سلامت ہے، محفوظ ہے، یہ اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کر! یاد رکھ:

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند بتان وہم و گماں لاالہ الااللہ

تیرا مال

ہمزاد سن،
تیرا مال تیرے لیے راحت ہے اگر تو اس کو حلال طریقے سے کماتا ہے،
تیرا مال تیرے لیے راحت ہے اگر تو اس کو حلال طریقے سے خرچ کرتا ہے،
تیرا مال تیرے لیے راحت ہے اگر تو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے،
تیرا مال تیرے لیے راحت ہے اگر تو اس کو اپنی راحت کے لیے خرچ کرتا ہے،
تیرا مال تیرے لیے راحت ہے اگر تو اس کو اپنے والدین پر خرچ کرتا ہے،
تیرا مال تیرے لیے راحت ہے اگر تو اس کو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے۔
لیکن اگر تیرا مال تجھ پر حاوی ہو جائے، تو بخل اور کنجوسی کا مریض بن جائے تو تیرا مال تیری بربادی کا ذریعہ ہے۔

تیرا معیار

ہمزاد سن، جب تک تو اپنی قدر و قیمت کو اپنے سے باہر کی چیزوں سے ناپتا رہے گا تو تو پریشان رہے گا۔ جب تو اپنے آپ کو دوسروں کے اچھے لباس، دوسروں کے اچھے مکان، دوسروں کی اچھی سواری اور دوسروں کی اچھی چیزوں سے ناپتا رہے گا تو اسی معیار پر خود کو کامیاب یا ناکام سمجھتا رہے گا اور یہ سراسر خود کو دھوکہ دینا ہے۔ اپنی ہر کامیابی تجھے کم بلکہ انتہائی حقیر لگے گی اور تو کبھی ختم نہ ہونے والی ایک دوڑ میں لگ جائے گا یہاں تک کہ قبر میں جا سمائے گا۔ جب تو اس معیار کو چھوڑ دے گا تو پھر تیرا کامیابی؛ ناکامی کا معیار ہی بدل جائے گا۔ تو دوسروں سے مرعوب ہونا چھوڑ دے گا اور تو زبان حال سے کہے گا:

تو اپنا بوریا بھی پھر ہم کو تخت سلیماں تھا

تیری شہرت

ہمزاد سن، جب تک تو غیر معروف رہے گا تجھے دیکھنے والے تیرے اپنے لوگ ہوں گے لیکن جب تو شہرت پائے گا تو تجھے دیکھنے والے ہزاروں بلکہ لاکھوں ہوں گے۔ وہ صرف تجھے دیکھیں گے نہیں بلکہ تجھے جانچیں گے۔ وہ بال کی کھال نکالیں گے۔ وہ تجھے اپنے معیار سے جانچیں گے۔ جب لوگ کسی کو پرکھتے ہیں تو وہ اکثر وہ دکھاتے ہیں جو اس شخص میں نہیں ہے، بلکہ وہ جو ان کے خیالات میں اس شخص کو ہونا چاہیے۔ یاد رکھ تو کبھی ان کے معیار پر پورا نہیں اتر سکے گا؛ تو ان کی زبان نہیں روک سکے گا اس لیے کہ وہ تجھے اپنی ذہنی سطح سے ناپیں گے۔ یاد رکھ شہرت میں رسوائی بھی ہے!

فرق کیا ہے؟

ہمزاد سن، جانور پیدا ہوتا ہے، کھاتا پیتا ہے، اپنی نسل آگے بڑھاتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے۔ تجھے خالق و مالک نے عقل و فہم دیا ہے، تیری ہدایت کا سامان بھی کیا ہے لیکن اگر تو بھی پیدا ہونے سے فنا تک کا وقت گزار کر چلا جائے تو تجھ میں اور جانور میں کیا فرق ہو گا؟

تیری فطرت

ہمزاد سن، صرف سچ اور حق ہی انسان کی فطرت ہے۔ اگر کوئی دوپہر کے وقت کہے کہ یہ رات ہے یا رات کے وقت کہے کہ یہ دن ہے، لاکھوں دلائل بھی دے دے تب بھی تو اس کی بات نہیں مانے گا۔ کوئی انسان بھی غلط بات کو غلط جان کر صحیح نہیں کہتا۔ جب کبھی وہ حق کا انکار کرتا ہے تو اپنی دانست میں اس کو باطل سمجھ کر انکار کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر تو باطل کو باطل جانتے ہوئے بھی قبول کر لیتا ہے، بلکہ ایسا کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے تو پھر تو نفس کے ہاتھوں مغلوب اور عقل سے عاری ہے۔

یاد رکھ، ابو جہل نے جان بوجھ کر حق کا انکار کیا تھا اور حق کی راہ میں رکاوٹ بنا۔ اب تو اپنا جائزہ لے کہ تیرا طرز عمل کیا ہے؟

تیری کامیابی

ہمزاد سن، تیری کامیابی صرف تیری ذات سے نہیں جڑی ہوئی بلکہ کسی نہ کسی بیرونی سبب سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ کسان کی کامیابی اچھی فصل ہے جو اچھے موسم سے جڑی ہوئی ہے۔ خراب موسم کسان کی محنت پر پانی پھیر دیتا ہے۔ کیا وہ ناکام ہے؟ تاجر کی کامیابی بازار کی صورت حال سے جڑی ہوئی ہے۔ تیزی میں تاجر کماتا ہے اور مندی میں نقصان اٹھاتا ہے۔ کیا تاجر ناکام ہے؟ کھلاڑی میدان میں اترتا ہے اور کارکردگی نہیں دکھا سکا۔ کیا کھلاڑی ناکام ہو گیا؟ یہی تقدیر ہے۔ تیرے اختیار میں کوشش ہے نتیجہ تیرے اختیار میں نہیں ہے! یاد رکھ:

کبھی سایہ ہے کبھی دھوپ مقدر "تیرا"

بغض و عناد

ہمزاد سن، بغض، عناد، حسد، اور کینہ وہ زہریلے کانٹے ہیں جو سب سے پہلے تیرے اپنے دل کو گھائل کرتے ہیں۔ یہ منفی جذبات تجھے اندر ہی اندر کھا جاتے ہیں، جیسے آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ جب تو کسی سے نفرت کرتا ہے یا حسد پالتا ہے، تو حقیقت میں اپنے سکون اور خوشی کا دشمن بن جاتا ہے۔ یہ منفی جذبات تیرا وقت، توانائی، اور ذہنی سکون چرا لیتے ہیں۔ غصہ اور بے بسی تیرے دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں، اور جس شخص کے خلاف تو یہ جذبات رکھتا ہے اور تو اس کے بارے میں جو کچھ کہتا ہے یا کرتا ہے تو یہ گدھے کے رینکنے یا کتے کے بھونکنے کی طرح ہے جو بلاوجہ ہی یہ سب کرتے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ شخص بے خبر اپنی زندگی کے مزے لے رہا ہوتا ہے۔

اب تو اپنا جائزہ لے اور دیکھ کہ کہیں یہ کانٹے تیرے نفس میں نہ گھسے ہوئے ہوں۔

دنیا و آخرت

ہمزاد سن، دنیا کی کامیابی کے لیے جی جان سے محنت کر اور آخرت کی کامیابی کے لیے اس سے بھی بڑھ کر کوشش کر۔ دنیا کی آسائشیں تیرے لیے ہیں، انہیں اختیار کر۔ اپنی اور اپنے گھر والو کی زندگی کو پر آسائش، پرزیبائش، پرآرائش بنا۔ مگر یہ بھی یاد رکھ کہ آخرت کی راحتیں زیادہ دیرپا اور اہم ہیں۔ دنیا کے لیے ایسے جی جیسے یہاں ہمیشہ رہنا ہے، اور آخرت کے لیے ایسے عمل کر جیسے کل سفر درپیش ہے۔ اس طرز عمل ہی میں تیری زندگی کا حقیقی سکون اور کامیابی ہے۔

قرض

ہمزاد یاد رکھ، کہ قرض لینا تیرا حال اور مستقبل دونوں خراب کر سکتا ہے۔ قرض کی وجہ سے انسان اپنی آزادی کھو دیتا ہے اور فکر و پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس راستے پر چلنے سے پہلے بار بار سوچ، کیونکہ یہ مشکلات کی طرف لے جاتا ہے نہ کہ سکون کی طرف۔ اپنے جذبات پر قابو رکھ، بہتر منصوبہ بندی کر، اور زندگی کو اس طریقے سے گزار کہ نہ تو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑے اور نہ اپنے اصولوں سے سمجھوتہ کرنا پڑے۔ یہی وہ راستہ ہے جو تجھے سکون، خودمختاری، اور ایک محفوظ مستقبل فراہم کرے گا۔

تیرا نفس

ہمزاد، غور کر، گھوڑے کو لگام ڈالی جاتی ہے تو وہ اس کے اشارے پر چلتا ہے۔ کتے کو پٹا باندھا جاتا ہے تو وہ بھی اس کے تابع ہوتا ہے۔ تیرے بے قابو نفس کا حال بھی کچھ اسی طرح ہے، یہ تجھے اپنی مرضی سے چلاتا ہے اور پھر بھی تو خود کو آزاد سمجھتا ہے؟ یہ واقعی ایک بڑی حماقت ہے!

ذرا سوچ، جب تو خود پر قابو نہیں رکھ سکتا، تو حقیقی آزادی کیسے ممکن ہے؟ اپنے نفس کو قابو میں لانا سیکھ اور دیکھ کہ کیسے تیری زندگی بہتر ہوتی ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو تجھے سکون، خودمختاری، اور ایک پرسکون زندگی دے گا۔

دوستی

ہمزاد سن، دوستی ایک انمول تعلق ہے جو خلوص، محبت اور اعتماد کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ اصل دوستی وہ ہے جہاں دلوں کا تعلق، باہمی سمجھ اور عملی تعاون ہوتا ہے۔ ایسی دوستی میں ایک دوست دوسرے کا حوصلہ بڑھاتا ہے اور اس کی زندگی میں امید کا دیا جلاتا ہے۔ تمہاری کسی ضرورت یا پریشانی سے باخبر حقیقی دوست خود تمہارے پاس پہنچ کر تمہیں سہارا دیتا ہے۔ وہ تمہیں سنبھالنے اور مضبوط کرنے کے لیے اپنی صلاحیتیں اور وسائل استعمال کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہ تعلقات تو ہو سکتے ہیں، مگر یہ دوستی نہیں کہلائے گی۔ یاد رکھ:

تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فرازؔ　　　　دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

تماشا لگتا ہے

ہمزاد سن، تماشا لگتا ہے۔ تماشا گاہ میں تماشائی جمع ہوتے ہیں۔ وہ تماشا دیکھنے کے لیے پیسہ دیتے ہے۔ اپنا وقت فارغ کرتے ہیں۔ پھر تماشا ہوتا ہے۔ مداری نمودار ہوتے ہیں۔ وہ لکڑی کی تلواروں سے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تماشا دکھانے والے اپنے کرتب دکھاتے ہیں تماشائیوں کو خوش کرتے ہیں۔ تماشا ختم ہوتا ہے۔ تماشائی تالیاں بجا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور تماشا دکھانے والے پیسہ کما کر اگلے تماشے کی تیاری کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ تماشائی کو پیسہ اور وقت کی بربادی کے علاوہ کیا ملتا ہے؟ کچھ سمجھے؟

موت کی تیاری

ہمزاد سن، موت کی تیاری کر مگر کیسے؟ مہنگا کفن خرید لے، شاندار قبر تیار کروالے، خوبصورت کتبہ بھی تیار کروالے۔ لیکن یہ تیرے کام ہی کے نہیں ہیں اور ان کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہے! کفن ملے نہ ملے تو کیا کر لے گا؟ قبر ملے نہ ملے تو کیا کر لے گا؟ تیری قبر بے نام ونشان ہو جائے کیا فرق پڑتا ہے۔ تیری موت کی تیاری یہ ہے کہ تو اپنے رب سے ملنے کے تیار ہو۔ کیا تو تیار ہے؟

مستقل مزاجی

ہمزاد سن، پانی لطیف ہے ہر شکل میں ڈھل جاتا ہے۔ پانی نرم ہے لیکن پتھر میں سوراخ کر ڈالتا ہے۔ پانی نرم ہے لیکن بڑی بڑی چٹانوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔ نرمی سختی کو ہرا دیتی ہے۔

یاد رکھ، طاقت ہمیشہ سختی میں نہیں ہوتی۔ نرمی اور لطافت میں چھپی ہوئی قوت سختی کو شکست دے سکتی ہے۔ نرمی اور مستقل مزاجی سے بڑے سے بڑا کام بھی انجام دیا جا سکتا۔

تیری شخصیت

ہمزاد سن، منظر کریہہ ہو تو نگاہ پھیر لی جاتی ہے، ماحول بدبودار ہو تو ناک بند کر لی جاتی ہے، راہ میں گند کا ڈھیر آ جائے تو راہ بدل لی جاتی ہے۔ اسی طرح کچھ انسان بھی کریہہ، بدبودار اور گند کا ڈھیر ہوتے ہیں اور لوگ ان سے کتراتے ہیں؛ دور بھاگتے ہیں مگر یہ کہ مجبوری ہو۔ اب تو سوچ تو کیسا ہے؟

تو کہاں ہے؟

ہمزاد سن، تیری زندگی کا پیمانہ وقت ہے۔ یہ وقت تیرا سرمایہ ہے۔ جو کچھ کرنا ہے اس وقت میں کرنا ہے۔ تو سوچ کہ اس سرمائے کو کہاں کہاں خرچ کر ڈالا؟ خواہشات کے پیچھے، بے حقیقت ناکامیوں پر افسوس کرنے میں، کسی سے آگے بڑھنے کی کوشش میں، کسی کو نیچا دکھانے کی کوشش میں، کسی کا دل دکھانے کی کوشش میں، کسی پر ظلم کرنے میں۔

اب تو بتا کہ ان سب کاموں میں، تو خود کہاں ہے؟ کیا یہ زندگی واقعی تیری اپنی رہی، یا تو نے اسے دوسروں کی بھینٹ چڑھا دیا؟

تیرا انجام

ہمزاد سن، تو چھوڑ اس بات کو کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے۔ تو اس بات کو بھی چھوڑ کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ تو چھوڑ اس بات کو کہ زندگی کس طرز پر گزارنی ہے۔ بس تو ایک بات سوچ؛ فیصلہ کر کہ تو اپنا کیا انجام چاہتا ہے اچھا یا برا؛ اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی؟ فیصلہ کر لے۔ یاد رکھ، اچھے انجام کی فکر خود بخود اچھے عمل کی راہ دکھاتی ہے، اور برا انجام تیرے عمل ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو تو بری صحبت، برے کاموں اور بری عادات کو اختیار کر کے پاتا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۝ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۝　　(الزلزال: 7-8)

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی، وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی، وہ بھی اسے دیکھ لے گا

تیرا غصہ

ہمزاد سن، کبھی سوچا ہے کہ جب تو غصے کی شدت میں مٹھیاں بھینچ لیتا ہے، منہ سے جھاگ اڑاتا ہے، چیخ چیخ کر بولتا ہے اور اول فول بکنے لگتا ہے، تو یہ کسی دانا اور باشعور انسان کی پہچان نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرا یہ طرز عمل گدھے کی ڈھینچوں ڈھینچوں کرنے سے زیادہ کچھ نہیں۔

یاد رکھ، ایسا کرنا نہ کسی مسئلے کا حل ہے، نہ ہی تیری عزت بڑھانے کا ذریعہ۔ تیرا غصے میں بے قابو ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ تجھے خود پر قابو نہیں اور یہ کمزوری کی علامت ہے طاقت کی نہیں۔

تیرے بول

ہمزاد سن، جس طرح گرم پانی کسی کو جلا دیتا ہے۔ جس طرح انگارہ کسی پر پڑ جائے تو جلا کر رکھ دیتا ہے؛ اسی تیرے بول میں بھی جلا دینے کا اثر ہے۔ اس لیے کچھ بولنے سے پہلے سوچ لیا کر۔

الفاظ محض آواز نہیں ہوتے، یہ تیر کی طرح دل میں پیوست ہو سکتے ہیں یا مرہم بن کر زخموں کو بھر سکتے ہیں۔ اگر تیرے الفاظ کسی کا دل دکھا سکتے ہیں تو وہی الفاظ کسی کے دل کو جوڑ بھی سکتے ہیں۔ یاد رکھ، زبان کی لگائی گرہ کبھی مکمل نہیں کھلتی، اور بولا گیا لفظ واپس نہیں آتا۔ پس اپنی بات کو ناپ تول کر کہہ کہ وہ روشنی بنے، نہ کہ آگ جو سب کچھ بھسم کر دے۔

تیرا جذبہ رحم

ہمزاد سن، اگر تجھ میں مدد کا جذبہ نہیں ہے تو پھر تو بہت محروم ہے، کیونکہ مدد کا جذبہ انسان کو انسانیت سے جوڑتا ہے۔ جو اس جذبے سے عاری ہے انسانی شکل میں حیوان ہے۔ یہ جذبہ معاشرے میں بھلائی کا ذریعہ بنتا ہے۔ مدد کرنے سے نہ صرف دوسروں کے مسائل حل ہوتے ہیں بلکہ تیرے دل کو سکون، روح کو خوشی اور زندگی کو مقصد ملتا ہے۔ یہ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ایک ایسا راستہ ہے جو نہ صرف دوسروں کے لیے بلکہ خود کے لیے بھی باعث برکت بنتا ہے۔

تو آگے سے آگے بڑھ

ہمزاد، سن، اپنے علم و فن میں کمال کی جستجو کر۔ تو اپنے علم کو، اپنے ہنر کو ایسا نکھار کہ دنیا تجھے تیرے علم سے جانے، تیرے کام سے پہچانے۔ تو جو آج کر سکتا ہے، کل اسے زیادہ مہارت اور خوبصورتی سے انجام دینا تیرا شعار ہو۔ تیرا مقام تیری صلاحیتوں اور کمال کا گواہ بنے۔ یہی وہ میراث ہے جو نہ وقت کی دھول میں چھپتی ہے اور نہ بھلائی جا سکتی ہے۔ تیرا مزاج یہ ہو:

بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

تیری غیرت، تیری عزت

ہمزاد سن، گھوڑے کا ڈھول کی آواز پر رقص کرنا کیا گھوڑے کے لیے قابل فخر ہے؟ کیا شیر کا سرکس میں چھلانگیں لگا کر کرتب دکھانا شیر کے لائق ہے؟ ہرگز نہیں! تو سوچ کہ تو کس ڈھول پر رقص کر رہا ہے؟ کس چابک پر اچھل کود کر رہا ہے اور اپنی آزادی بیچ رہا ہے؟ اور کس ڈگڈگی پر ناچ رہا ہے اور اپنی عزت قربان کر رہا ہے؟ کیا یہ تیرا مقام اور مرتبہ ہے؟

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا　　حیات ذوق سفر کے سوا کچھ اور نہیں

تو سمجھ لے

ہمزاد سن، اگر تو جانتے بوجھتے سچ کو ترک کرتا ہے تو تو خود جھوٹا ہے۔ اگر تو جانتے بوجھتے حق کو چھوڑ کر باطل اختیار کرتا ہے تو باطل پرست ہے۔ اگر تو جانتے بوجھتے خیر کی بات میں رکاوٹ بنتا ہے تو پھر تو شر کا رسیا ہے۔ یہ تیرا رویہ تجھے نہ صرف خود دھوکے میں رکھتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف دھکیلتا ہے جو تیری باتوں پر یقین کرتے ہیں۔

تیرا طرز عمل

ہمزاد سن، تیرا زندگی کے نشیب و فراز میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا، تکالیف کو ہمت سے سہنا، اپنے راستے کا انتخاب دانائی سے کرنا اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک، یہ سب تیری بالغ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی نشانیاں ہیں۔

لیکن یاد رکھ، صرف سمجھ دار ہونا کافی نہیں، بلکہ اس فہم کو عمل میں ڈھالنا ہی اصل کامیابی ہے۔ اگر تو ہر قدم تدبر سے اٹھائے، ہر آزمائش کو سیکھنے کا موقع سمجھے، اور ہر مشکل میں مضبوطی دکھائے، تو نہ صرف تو اپنی منزل تک پہنچے گا بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک مشعل راہ بن جائے گا۔

شیطان، انسان

ہمزاد سن شیطان اپنی نافرمانی سے آگاہ ہے۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ (ص: 73، الایۃ)

ترجمہ: تمام فرشتے سجدے میں گر گئے سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا

انسانوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں جو اپنی نافرمانی پر آگاہ ہوتے ہوئے بھی نافرمانی کرتے ہیں۔

اس نے یہ نافرمانی پورے ارادے سے کی۔ وہ اپنی نافرمانی کی وجہ سے بھی واقف ہے۔

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا (بنی اسرائیل: 61، الایۃ)

ترجمہ: اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا؟

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (ص: 73، الایۃ)

ترجمہ: اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا

انسانوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو کبر میں ڈوبے ہوتے ہیں کوئی مال مست ہو کر کبر کرتا ہے اور کوئی جاہ مست ہو کر کبر کرتا ہے اور انسانوں پر ظلم زیادتی کرتا ہے۔

شیطان اپنی نافرمانی کی سزا سے بھی واقف ہے۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (ص: 85)

ترجمہ: (اللہ تعالی نے فرمایا) جہنم سے میں تجھے اور تیرے پیروکاروں کو بھروں گا

انسان بھی بدی کے انجام سے واقف ہیں لیکن ان کا کبر ان کو جہنم کی طرف دھکیلے جاتا ہے۔

تیری کوشش

ہمزادسن، کبھی تیری کوشش کامیاب ہوتی ہے اور کبھی تیری کوشش ناکام بھی ہوتی ہے۔ اگر کامیابی صرف تیری کوشش ہی کا نتیجہ ہے تو پھر تیری کوشش ناکام کیوں ہو جاتی ہے؟

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے
کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیار بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خدا ہے

شکر، لالچ

ہمزادسن، شکر کی عادت ڈال۔ شکر تجھے تیری اپنی طرف پھیرتا ہے۔ شکر تجھے حاصل شدہ کی طرف متوجہ کرتا ہے؛ وہ جو تیرے پاس ہے۔ شکر تجھے رب کی طرف پھیرتا ہے۔ شکر سکون کا ذریعہ ہے۔

لالچ تجھے تجھ سے ہٹا کر باہر کی طرف پھیرتی ہے۔ لالچ تجھے غیر حاصل کی طرف پھیرتی ہے۔ اور غور کر، غیر حاصل کی تو انتہاء ہی نہیں ہے اسی لیے تو سرگرداں، بے سکون اور پریشان پھرتا ہے۔

تیری حیثیت

ہمزادسن، تو اپنے آپ کو بہت امیر کہتا ہے ہو گا؛ لیکن تو امیر انہی کے لیے ہے جن کے پاس تجھ سے کم مال ہے، جن کے پاس تجھ سے زیادہ مال ہے ان کے سامنے تیری کوئی وقعت نہیں ہے۔ تو بڑے عہدے والا ہے؛ ہو گا لیکن تو بڑے عہدے والا انہی کے لیے ہے جو تجھ سے چھوٹے عہدے پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیری حیثیت دوسرے کی نسبت سے ہے جو حالات اور ان کے معیار کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔ تیری کوئی حیثیت؛ تیری اپنی نسبت سے کچھ بھی نہیں!

تیرا اجر

ہمزادسن، ہو سکتا ہے کہ تیرے عمل کے نتائج نہ ملیں، تیری محنت رائیگاں جائے، لوگ اور حالات تیرے ارادے میں روڑے اٹکائیں لیکن ایک چیز پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا، اور وہ ہے تیری خالص نیت۔ تیری مخلصانہ نیت اور تیری سچی کوششیں ہمیشہ مقبول ہوں گی۔ یہ تیرا ایمان اور تیرا اخلاص ہیں جو تیرے لیے اجر کا باعث بنیں گے اور

رب کی رضا حاصل کریں گے۔اس لیے کبھی نیکی کی نیت کرنا مت چھوڑ۔ نیکی کی نیت کرتا رہا کر، بغیر کسی خوف اور تردید کے۔ان شاء اللہ، اللہ تعالی تجھے عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے گا۔

یاد رکھ، دنیا چاہے کتنی ہی مخالفت کرے، تیری نیک نیت ہمیشہ تیری طاقت رہے گی۔ تو اپنی نیت کو مضبوط رکھ اور دیکھ کہ کیسے زندگی کے راستے تیرے لیے آسان ہو جاتے ہیں۔اپنے ارادے پختہ رکھ اور اللہ کی مدد پر بھروسہ کر۔

تیرا ردعمل

ہمزاد سن، تیرے ساتھ پیش آنے والے واقعات اہم ہیں، مگر ان پر تیرا ردعمل زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ زندگی کے واقعات کا اثر ان کی نوعیت سے زیادہ تیرے ردعمل پر منحصر ہے۔ خوشی یا غم تیرے رویے کا نتیجہ ہیں۔ مثبت ردعمل مشکل حالات کو آسان اور منفی ردعمل آسان مواقع کو دشوار بنا دیتا ہے۔ یاد رکھ، واقعات پر تیرا اختیار نہیں ہو سکتا، لیکن ان پر تیرا ردعمل تیرے آزاد ارادے اور شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ہر لمحے اپنے ردعمل کو سوچ سمجھ کر اپنا، کیونکہ یہی تیرے کردار، عزت اور کامیابی کا پیمانہ ہے۔ زندگی کے واقعات کو اپنے سمجھدار ردعمل سے سنوارنا تیرا اختیار ہے۔

تیری نیک نامی

ہمزاد سن، تیری نیک نامی میں تجھے کوئی دخل نہیں۔ تو پھر تو نیک نام کیوں ہے؟ تیری نیک نامی تیرے نیک اعمال سے ہے۔ تیری بدنامی میں تجھے کوئی دخل نہیں۔ تو پھر تو بدنام کیوں ہے؟ تیری بدنامی تیرے برے اعمال کا نتیجہ ہے۔ تیری نیک نامی یا بدنامی صرف تیرے اعمال کی آئینہ دار ہے۔ بس تو اپنے اعمال پر نظر رکھ لوگ ان کو خود پرکھ لیں گے اور اپنا فیصلہ سنا دیں گے۔

تیری شہرت

ہمزاد سن، شہرت نازک ترین شیشے سے بھی نازک ہوتی ہے ذرا ٹھیس لگی اور ٹوٹ گیا اگر نہ ٹوٹا تو چیخ گیا اور ناقابل اصلاح ہو گیا۔ ایسی شہرت کو چولھے بھاڑ میں ڈال۔ شہرت کی بلندی بھی پل بھر کا تماشا ہے۔ شہرت کمزور ڈال کی طرح ہے جو کسی وقت بھی ٹوٹ سکتی ہے۔

توکل، قناعت

ہمزاد سن، توکل کا تعلق اسباب سے ہے۔ حقیقی توکل اپنی استطاعت کے مطابق اسباب اختیار کر کے اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرنے کا نام ہے۔ قناعت اس کوشش کے بعد نتیجہ پر راضی برضا ہونے کا نام ہے۔

تیری ملکیت، تو

ہمزاد سن، تیرے پاس جو کچھ ہے وہ کل تیرے پاس نہیں تھا۔ جو آج تیرے پاس ہے، ہو سکتا ہے کہ کل وہ تیرے پاس نہ رہے۔ تو بھی کل نہیں تھا، آج ہے لیکن یہ یقینی ہے کہ کل کسی وقت تو نہیں رہے گا۔ یقیناً تو بھی ایک آنی جانی چیز ہے۔

تیرا نیکی کرنا

ہمزاد سن، ایک وہ ہے جو نیکی کرتا اور اس کا ذکر کرتا ہے۔ایک وہ ہے جو اپنی نیکی کو دل میں یاد کرتا ہے۔ایک وہ ہے جو نیکی کر کے بھول جاتا ہے اور اگلی کسی نیکی کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا

تو بتا تو کون ہے؟

تو غور کر!

ہمزاد سن، تجھے برا کہنے والا، بدکلامی کرنے والا خود اپنی اصلیت دکھا رہا ہے۔ اس کی بدکلامی اس کی شخصیت کی عکاس ہے، نہ کہ تیری حقیقت کی۔ اگر تو اس کو برا کہے گا، بدکلامی کرے گا تو فرق کیا رہ جائے گا؟ کتا تجھ پر بھونکے تو کیا تو بھی کتے پر بھونکے گا؟

تیری محنت تیری عادت

ہمزاد سن، انسان جس کام پر محنت کرتا ہے، اپنا وقت صرف کرتا ہے وہ کام اس کی عادت بن جاتا ہے اور وہ اس میں پختہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو سچ پر محنت کرے گا سچ اس کی عادت بن جائے گا۔ جو جھوٹ پر محنت کرے گا جھوٹ اس کی عادت بن جائے گا۔اب تو سوچ لے تو کس عادت کو پختہ کرنا چاہتا ہے؟

تیرا تجسس کرنا

ہمزاد سن، اپنا وقت دوسروں کی ٹوہ میں لگانے والا بہت بڑا بے وقوف ہے، وہ اپنے مال میں سے ایک روپیہ کسی کو نہیں دیتا لیکن اپنا وقت دوسروں کی سن گن لینے پر برباد کرتا ہے۔

مال و منصب کی منفعت

ہمزاد سن، مال و منصب کی منفعت تو سورج کی تپش کی طرح ہے۔ سورج ڈوبا اور تپش ختم!
لیکن یاد رکھ، علم، اخلاق اور نیکی کی منفعت کبھی زائل نہیں ہوتی!

تیری عمر

ہمزاد سن، تو اگر تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ تو ایک ندی کنارے بیٹھا ہے؛ بہاؤ اتنا تیز ہے کہ کسی چیز کو جماؤ نہیں اس ندی میں تیری عمر بہتی جارہی ہے۔ تیرا بچپن، تیری جوانی، تیرا جسم، تیرے فہم و عقل، تیرا مال، تیرا منصب سب بہتے چلے جارہے ہیں۔ کیا تو اس بہاؤ کو روک سکتا ہے؟

تیرا مستقبل

ہمزاد سن، جو گزر گیا وہ واپس نہیں آسکتا، جو آنے والا ہے تو اسے نہیں جان سکتا۔ بس تو اپنے حال پر محنت کر اور اللہ سے بہترین گمان رکھ کہ وہ سب کچھ اچھا کر دے گا۔ وہ اپنے فیصلے بندوں کے اللہ پر گمان پر کرتا ہے سو تو اچھے سے اچھا گمان کر اور اپنے مستقبل پر محنت کر۔

تیری موت

ہمزاد سن، یاد رکھ، موت تیری زبان بند کر دیتی ہے۔ موت تیری سانس بند کر دیتی ہے۔ موت انسان کے لطف کو ختم کر دیتی ہے۔ موت انسان کو گلنے سڑنے کے لیے تیار کرتی ہے۔ موت بڑی خوفناک چیز ہے۔

کامیابی کے سات اصول

ہمزاد سن، اپنی زندگی میں یہ سات اصول ہمیشہ یاد رکھ۔ (1) سب سے پہلے اپنے مقصد کو پہچان، پھر دل لگا کر اس حصول کے لیے (2) محنت کر۔ لیکن یاد رکھ، یہ محنت اپنی استطاعت، قابلیت اور دستیاب وسائل کے مطابق کر یہی تیرے رب کا تجھ سے مطالبہ ہے۔ جب تو اپنی بھرپور کوشش کر چکے، تو اب (3) دعا کے لیے ہاتھ اٹھا، اور رب سے نتیجے کی بھلائی مانگ۔ اب تو اللہ کے فیصلے کا انتظار صبر سے کر یہی (4) توکل ہے یعنی اپنے رب پر کامل بھروسا کرنا۔ اب جو فیصلہ تیرے نصیب کے مطابق ہو اس کو خوش دلی سے قبول کر یہ (5) قناعت ہے۔ یعنی اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا۔ لیکن قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ تو سستی اختیار کرے یا ہار مان لے۔ اگر تو چاہے کہ نتیجہ مختلف ہو، تو پھر سے اٹھ، خود کو نئے عزم سے جوڑ، اور دوبارہ کوشش کر، اپنی بساط بھر، پھر سے دعا مانگ، توکل کر، اور قناعت کے ساتھ نتیجے کو قبول کر۔

ایک اور بات یہ یاد رکھ کہ کسی بڑے کام میں قدم رکھنے سے پہلے، کسی نیک نیت صاحب فہم سے (6) مشورہ ضرور کر جو نہ صرف تجھے سمجھتا ہو بلکہ تیرے مقصد کو بھی۔ پھر اس مشورے کے بعد (7) استخارہ کر؛ یعنی اللہ سے خیر مانگ، اور اب حسن نیت اور یقین کے ساتھ اپنی جدوجہد کا آغاز کر۔

یاد رکھ، مقصد، کوشش؛ دعا؛ توکل؛ قناعت؛ مشورہ؛ اور استخارہ یہ سات اصول تیرے سفر زندگی کے مضبوط سہارے ہیں۔ ان کو اپنا کر تو ان شاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

تو سخی بن

ہمزاد سن، تو درخت کی طرح دینے والا بن جو سایہ دیتا ہے، پھل دیتا ہے۔ یاد رکھ، جو درخت پھل دینا چھوڑ دیتا ہے کاٹ کے جلا دیا جاتا ہے۔ جو گائے دودھ دینا چھوڑ دیتی ہے اس کا مقدر قصائی کی چھری ہوتا ہے جو درخت پھل دینا چھوڑ دیتا ہے اس کا مقدر کلہاڑی ہوتا ہے۔ تو وہ چراغ بن جو اندھیروں میں راستہ دکھائے۔
یاد رکھ، جو شے نفع نہ دے، وہ بوجھ بن جاتی ہے، اور بوجھ کبھی بھی دیر تک نہیں اٹھایا جاتا۔

تاریخ کا انتخاب

ہمزاد سن، تاریخ ہمیشہ ان لوگوں کو یاد رکھتی ہے جنہوں نے دنیا کو درست راستہ دکھایا، بھلائی کی راہ پر چلایا، قربانی دی اور انصاف کی شمع جلائی۔ ان کی عظمت ان کے اخلاق، اعمال اور خدمت سے جڑی ہوتی ہے، جو زمانے کی یادوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ اس کے برخلاف، مال و دولت کے مالک، عہدوں پر فائز افراد اور حسن و جمال والے لوگوں کا ذکر تاریخ میں بہت کم ملتا ہے۔ ان کی شہرت اور عظمت وقتی ہوتی ہے، جو ان کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔

ظاہر کی آنکھ

ہمزاد سن، لوگوں کو ان کے ظاہر پر رکھ، کیونکہ اگر تو انہیں داعی بن کر دیکھے گا یا صوفی بن کر دیکھے گا، تو دھوکے کا شکار ہو جائے گا۔ جان لے، یہ ہے کہ ہر شخص کی اندر کی حقیقت اس کے ظاہر سے مختلف ہو سکتی ہے، اس لیے کسی بھی چیز کو اس کی ظاہری شکل پر نہ پرکھ۔

دشمن سے سیکھ

ہمزاد سن، جس سے اختلاف ہو، جو تیرا مخالف ہو بلکہ دشمن ہو تو اس سے بھی سیکھ سکتا ہے؛ شرط یہ ہے کہ تو اپنے مخالف کو جانچ، کبھی اس کی صلاحیتوں کا جائزہ لے اور دل بڑا کر کے اس کی اچھی بات کی تعریف کر۔ یاد رکھ اچھی بات اچھے انسان کو ضرور متاثر کرتی ہے۔ تیری اپنے مخالف کی تعریف اس کے اندر کو سامنے لے آئے گی۔ تیرے برتر اخلاقی معیار کو آگے بڑھائے گی۔

تو مجبور ہے!

ہمزاد سن، کبھی تو خوشی میں بے قابو ہوتا ہے۔ کبھی تو غم میں بے قابو ہو جاتا ہے۔ کبھی تو پریشان ہو تو اپنے آپ پر قابو کھو بیٹھتا ہے۔ کبھی تو غصے میں ہو تب تو بے قابو ہو جاتا ہے۔ بے قابو تو مجبور ہوتا ہے۔ بے قابو تو اپنے نفس کا مجبور ہوتا ہے۔ بے قابو اپنے جذبات کا مجبور ہوتا ہے۔ اور مجبور طاقتور نہیں ہوتا اور تو کہتا ہے تو طاقتور ہے !

گر کی باتیں

ہمزاد سن، ان باتوں کو پلے باندھ لے۔ حالات کا ادراک محض ظاہری حالات سے نہیں؛ بلکہ گہری بصیرت کے ساتھ کر کے اپنا طرز عمل اختیار کر۔ نیت اگرچہ بنیاد ہے، مگر نیت کے بغیر عمل بے ثمر، اور عمل کے بغیر نیت بے معنی ہو جاتی ہے۔ ہر چیز تیرے اختیار میں نہیں، حقیقی سورما وہ ہے جو ناموافق حالات کو صبر اور حکمت سے قبول کرے، کیونکہ ہر چیز تیرے اختیار میں نہیں ہوتی۔

تیرا احتساب

ہمزاد سن، ہر روز اپنا احتساب کیا کر۔ ہر رات خود سے یہ سوالات کر: آج میں نے اپنے نفس کی کون سی کمزوری پر قابو پایا؟ کس عادت کی اصلاح کی؟ زندگی میں کہاں بہتری آئی؟ آج کون سا عمل کس نیت سے ہوا؟ کیا خیر کیا اور کیا شر ہوا؟ زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی آئی یا میں آج بھی وہیں کھڑا ہوں جہاں کل تھا؟

یہ روزانہ کی مشق تیرے ذہن کو خیر کے لیے تیار کرے گی اور تجھے برائی سے رکنے میں مدد دے گی۔ یہ مشق تجھے برائی، غفلت، اور خود فریبی کے اندھیروں سے نکال کر نور بصیرت عطا کرے گی۔

یاد رکھ، جو خود پر نظر رکھتا ہے، اسی کے نصیب میں اللہ کی رضا آتی ہے۔

تیری حکمرانی

ہمزاد سن، سلیمانؑ کے تابع جن تھے، ان کے تابع ہوا تھی، ان کے تابع چرند پرند تھے۔ ایسا اقتدار، ایسی بادشاہی، جو کسی بشر کو نہ ملی تھی نہ ملے گی۔ لیکن جب وقت آیا انہیں سب کچھ چھوڑ کر جانا پڑا تو وہ جن کی حکمرانی کسی شمار میں نہیں وہ کس مغالطے کا شکار ہیں؟

قطع تعلق

ہمزاد، سن، جب کوئی تجھ سے تعلق ختم کر دے اور بغیر کسی وضاحت کے تجھے چھوڑ دے، تو پھر تو بھی اس کے پیچھے نہ بھاگ۔ یہ تیری عزت اور خود مختاری کی علامت ہے کہ تو کسی کے جانے سے اپنی قدر نہ کم ہونے دے۔ بلاوجہ لوگوں کا دور ہو جانا تیرے لیے بہتر ہے، کیونکہ جو شخص تیرے ساتھ رہنا چاہتا ہو، وہ کبھی بھی تجھے اس طرح نہیں چھوڑے گا۔ تعلقات میں جب ایک طرف سے محبت اور احترام کا فقدان ہو، تو بہتر ہے کہ تو بھی اپنے آپ کو اس سے دور کر لے۔ اپنے اندر سکون تلاش کر، اور زندگی کو آگے بڑھانے کی طاقت اپنے اندر محسوس کر۔ اس کے متعلق سوچ بھی مت۔

تیری بےوجہ کی ذمہ داریاں

ہمزاد سن، تم نے بہت سی ایسی ذمہ داریاں اپنے اوپر لاد رکھی ہیں جو حقیقت میں تمہاری ذمہ داریاں ہی نہیں۔ تم نے اپنی کوشش کا نتیجہ اپنی ذمہ داری سمجھ لیا ہے۔ تم نے دوسروں کو بدلنے کو اپنی ذمہ داری جانا ہے۔ تم نے حکومتوں، حالات، اور دنیا کے نظام میں تبدیلی لانے کا بوجھ اپنے سر لے رکھا ہے۔ تم نے تقدیر کی الجھنوں کو اپنی فکر بنا لیا ہے، حالانکہ کچھ معاملات صرف وقت کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ تم نے دوسروں کے اعمال کا وزن اپنے ضمیر پر لے لیا ہے، حالانکہ ہر انسان کا سفر اس کا اپنا ہوتا ہے۔ تم نے ہر مسئلے کو حل کرنا اپنا فرض سمجھ لیا ہے، حالانکہ بعض حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں قبول کرنا ہی اصل حکمت ہے۔

تیری ہار جیت

ہمزاد سن، حالات سے ہارنے والا حالات سے ہارنے سے پہلے ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ حالات سے نبرد آزما ہونے والا ہر لمحے ہمت سے کام لیتا ہے۔

یاد رکھ، فتح یا شکست کا فیصلہ اکثر میدان میں نہیں بلکہ انسان کے دل و دماغ میں پہلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لیے اپنی ہمت اور عزم کو کبھی نہ چھوڑ، کیونکہ یہی وہ قوت ہے جو ناممکن کو ممکن بناتی ہے۔

زندگی طویل یا مختصر

ہمزاد سن، کیا تیری زندگی کل ختم ہو جائے گی؟ یا تیری زندگی کے ابھی کئی سال باقی ہیں؟ ان سوالوں کا جواب جاننے والا ہی کہہ سکتا ہے کہ زندگی مختصر ہے یا طویل ہے۔
لیکن اچھی بات یہ ہے کہ ان کا جواب تو نہیں جانتا۔ تو پھر زندگی کو طویل جانتے ہوئے اپنے کاموں میں لگ، جی لگا کر !

ہمت کرو جینے کو تو اک عمر پڑی ہے

تیرا آج تیرا کل

ہمزاد سن، اگر تیرا آج تیرے گزرے کل سے بہتر نہیں تو یقین جان لے تیرا آنے والا کل بھی آج جیسا ہی ہو گا بلکہ بدتر بھی ہو سکتا ہے۔ تو ٹھہرے ہوئے پانی جیسا ہے جو بالآخر بدبودار ہو جاتا ہے۔

ہدایت مانگ

ہمزاد سن، دنیا تو ہر ایک ملتی ہے۔ دنیا اللہ کو ماننے والے بھی ملتی اور اللہ کو نہ ماننے والے کو بھی ملتی ہے کبھی آزمائش بن کر، کبھی فریب بن کر، کبھی وقتی سکون کی شکل میں۔ لیکن ہدایت دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ ہدایت صرف مانگنے والے کو ملتی ہے۔ مگر ہدایت کائنات کی ہر شے سے افضل ہے۔ یہ صرف اسی کو نصیب ہوتی ہے جو خلوصِ نیت سے اس کا طالب ہو۔ یہ پروردگار کی وہ خصوصی بخشش ہے جو صرف سچے دل سے رجوع کرنے والوں کو عطا کی جاتی ہے۔ اس لیے کبھی تنہائی میں اللہ سے ہدایت مانگ پھر دیکھ اس کا کرم اور فضل کیسے تیرے راستے روشن کرتا ہے۔

مانگے کی عزت

ہمزاد سن، تیری عزت اگر تیرے مال، تیرے منصب سے وابستہ ہو، جو تیرے ڈر اور خوف کی وجہ سے ہو تو پھر وہ تیری عزت نہیں تیرے مال و منصب اور تیرے اختیار کی عزت ہے۔ یہ عزت نہیں عزت کی بھیک ہے جو تجھے ملی ہے۔ یہ عزت وقتی ہے جو حالات کا رخ بدلتے ہی چھن سکتی ہے۔ حقیقی عزت وہ ہوتی ہے جو کردار، اخلاص اور انسانیت سے وابستہ ہو نہ کہ کسی ظاہری چمک دمک سے۔